REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3

جلد ۳۲　　شمارہ ۴۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۱۱ صفر ۱۴۰۴ ہجری　　۱۷ نبوت ۱۳۶۲ ہش　　۱۷ نومبر ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۳ نبوت (نومبر)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۲/۱۱/۸۳ کی اطلاع مظہر ہے کہ "الرجی کی تکلیف میں افاقہ ہے۔ ضعف بہت بڑھ گیا ہے"۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت و شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کیرالہ کی جماعتوں کے دورہ پر ہیں۔ محترم موصوف نے مورخہ ۸/۱۱/۸۳ کو بھبنیشور (اڑیسہ) میں نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمانا ہے۔ چنانچہ اسی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ براستہ دہلی بھبنیشور کے لئے روانہ ہو گئے ہیں جبکہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ مورخہ ۱۵/۱۱/۸۳ کو تشریف لے جا رہے ہیں۔

تیسری آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس کا کامیاب انعقاد

● حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کی گورنر مہاراشٹر سے ملاقات ● استقبالیہ تقریب میں شہری ، سٹیٹ پبلک سیکرٹری ، اسٹیٹ منسٹر اوقاف و ویلفیئر کی شرکت ● میئر آف بمبئی کے ذریعہ پیشوایانِ مذاہب کے جلسے کا افتتاح ● حضرت میاں صاحب کا پریس کانفرنس سے خطاب ● چار افراد کا قبولِ احمدیت ●

رپورٹ مرسلہ محترم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ [illegible] احمدیہ مہاراشٹر و گجرات کو اللہ تعالیٰ نے وسیع پیمانے پر تیسری کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر مساعی میں بے انتہا برکت عطا فرمائی۔ اور اس کانفرنس کو ہر لحاظ سے ہماری امیدوں سے کہیں زیادہ کامیاب فرمایا۔ یہ محض حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہی کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ ورنہ ہم کیا اور ہماری بساط کیا۔

مجلسِ استقبالیہ کی تشکیل

اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کو بخیر و خوبی انجام دینے کے لئے ایک مجلسِ استقبالیہ تشکیل دی گئی۔ جس کے منتظم مکرم سید شہاب احمد صاحب مقرر ہوئے۔ باقی اراکین تھے۔ غلام محمود صاحب رائچوری۔ عبد القادر صاحب میتار۔ یونس صاحب۔ سید عنایت اللہ صاحب۔ وی عبد الرحیم صاحب۔ [illegible] صاحب سیکرٹری۔ پریذیڈنٹ صاحب۔ فرق علی [illegible] صاحب۔ ناصر احمد خان صاحب۔ سید عبد المعبود صاحب۔ عیم الدین صاحب سیکرٹری۔ عبد الباری صاحب۔ یو عبد اللہ صاحب۔ محمود احمد صاحب ابن مولوی سمیع اللہ صاحب۔ عبد الغفور صاحب سیکرٹری۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اراکین نے دن رات کام کیا۔ ہر جمعہ مجلس کی میٹنگ ہوتی رہی۔ اور جملہ تکمیل شدہ، زیرِ تکمیل اور قابلِ تکمیل امور کا جائزہ لیا جاتا رہا۔

کانفرنس کی تشہیر

کانفرنس کی تشہیر کے لئے تقریباً دس ہزار اردو و انگریزی فولڈر دعوت نامے شائع کئے گئے۔ اور تقریباً سات آٹھ روز قبل ہی اپنے ایام وقف کر کے آنے والے احباب، دکانوں اور گھروں میں جا جا کر اپنے غیر از جماعت دوستوں کو یہ دعوت نامے دیتے رہے۔ اور ان کو تبلیغ کر کے لٹریچر دیتے رہے۔

اسی طرح کانفرنس سے دو روز قبل مکرم سید شہاب احمد صاحب نے ایک پریس ریلیز تیار کی۔ اس کو تمام خبر رساں ایجنسیوں اور اخباروں تک پہنچایا گیا۔ اور مندرجہ ذیل خبر سے ملتی جلتی خبریں اخبارات میں شائع ہوئیں:—

"احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد۔ احمدیہ مشن کے سربراہ بمبئی میں

بمبئی ۲۰ اکتوبر۔ آل مہاراشٹر اینڈ گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد بمبئی میں ۲۲ اور ۲۳ اکتوبر کے دن ہو رہا ہے۔ گجرات اور مہاراشٹر کے احمدیہ مسلم مشن نے ایک اخباری بیان کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ احمدیہ مسلم مشن انڈیا کے سربراہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کانفرنس کے افتتاح کے لئے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں، وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں —!!

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان کٹک ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ نبوت ۱۳۶۲ ہش

ایک سودا جو نقصان کے پہلو سے کُلّیۃً محفوظ ہے

دُنیا میں سو طرح کے سودے کئے جاتے ہیں۔ اور ہر سودے میں نفع و نقصان دونوں پہلوؤں کا امکان ہوتا ہے۔ ہاں ایک سودا ہے جو صرف اور صرف نفع کی یقین دہانی کراتا اور نقصان کے ہر پہلو سے بچاتا ہے اور وہ ہے **امام الزمان** کی شناخت اور اس سے عہدِ بیعت کرنا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، **مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَۃً الْجَاھِلِیَّۃِ۔** (مسندِ احمد جلد ۴ صفحہ ۹۶) کہ جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا اور اسی حالت میں وہ اس دنیا سے گزر گیا تو گویا وہ جاہلیت کی موت سے ہمکنار ہوا۔

اب ہر سُو چرچا ہے امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا ــــ ۹۴ برس کا عرصہ گزر گیا ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود و مہدیٔ معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے زمین سے بھی نشان دِکھائے اور آسمان سے بھی۔ سابقہ نوشتوں کی پیشگوئیاں بھی آپؑ کے حق میں پُوری ہوئیں اور خود آپ کی بیان فرمودہ پیش خبریاں بھی پُوری ہوئیں۔

اور ہر طرح سے دُنیا پر اتمامِ حجت ہو گئی۔ اب ہم میں سے ہر ایک کو خدا کے حضور حاضر ہونے سے پہلے پہلے کسی نہ کسی نتیجہ پر پہنچ جانا ضروری ہے۔ اگر کوئی یہ خیال کر کے بے فکر بیٹھ جائے کہ مجھے اس جھنجھٹ میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے تو اس سے بڑھ کر نادان کوئی نہیں۔ اور اگر کسی نے صحیح طریق پر تحقیق کئے بغیر سُنی سُنائی باتوں پر یقین کر کے اس مامور کو کاذب سمجھ کر ماننے سے انکار کر دیا ہے تو اس کو نہایت ٹھنڈے دِل سے اپنے فیصلہ پر نظرِ ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ ایسے سودے سے پہلوتہی کر رہا ہے جس کے کر لینے میں نقصان کا کوئی امکان نہیں۔ اور ہوگا تو فائدہ ہی ہوگا۔ اور اگر فائدہ نہ ہو تو کم از کم نقصان تو نہ ہوگا۔ لیکن اِس سودے کو چھوڑنے کے نتیجہ میں سراسر نقصان کا امکان ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے:-

اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ ۚ وَ اِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ (مؤمن ۲۹)

یعنی اگر وہ مامورِ زمانہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو اُس کی کی ہوئی بعض انذاری پیشگوئیاں تمہارے متعلق پُوری ہو جائیں گی۔

لیکن یہ کیسا سستا سودا ہے کہ مامورِ وقت کو مان لینے کی صورت میں، اگر خدانخواستہ وہ کاذب نکلا تو پیروکاروں پر کوئی گرفت نہیں۔ جو کچھ وبال ہے وہ مدعی کی ذات پر ہے۔ اور اگر صادق نکلا تو دین و دُنیا کی نعمتوں کے وارث بن جاؤ گے۔ لیکن انکار کرنے کی صورت میں، اگر وہ مامور کاذب نکلا تو اس کے نقصان کا نہ پہلے تمہارے لئے امکان تھا، نہ اب ہے۔ لیکن اگر صادق ہُوا تو اِس دُنیا میں بھی اس کی انذاری پیشگوئیوں سے دوچار ہو گے اور آخرت میں بھی تمہیں خدا تعالیٰ کے حضور شرمندہ ہونا پڑے گا۔ پس ثابت ہُوا کہ ماننے کی صورت میں فائدہ کا امکان ہے اور نقصان کا کُلّیۃً امکان نہیں۔ لیکن نہ ماننے کی صورت میں فائدہ کا تو امکان نہیں۔ لیکن نقصان ضرور ہوگا ـــــ اب ہر ایک عقلمند انسان فیصلہ کر سکتا ہے کہ کونسی راہ زیادہ محفوظ اور سُودمند ہے۔ اور کونسی راہ پُرخطر اور زیاں کا موجب ہو سکتی ہے ـــ!!

اگر امام مہدی علیہ السّلام پر ہم ایمان لے آتے ہیں اور اگر آپ فی الواقع صادق اور خُدا کی طرف سے ہیں تو جو جو خیر و برکتیں آپ کی بعثت سے وابستہ ہیں، اُن سے ہمیں ضرور حصّہ ملے گا۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے حضور بھی سُرخرو ہو سکیں گے۔ اور اگر خُدانخواستہ آپ کاذب نِکلے تب بھی ہمارے لئے کوئی فکر کی بات نہیں۔ کیونکہ کاذب کے کذب کا وبال اُسی کی ذات پر پڑے گا۔ ماننے والوں سے کوئی بازپُرس نہیں کی جائے گی ــــــ اور پھر ہم بڑے وثوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کر سکتے ہیں کہ اَے خُدا! ایک شخص نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ہم نے زمانہ پر نظر کی تو عین وہی زمانہ تھا جو کُتبِ مقدسہ میں موعود اقوامِ عالم کی بعثت کا بیان کیا گیا تھا۔ خصوصًا کسرِ صلیب کے کام کے لحاظ سے جائزہ لیا تو صلیبی قوم کے غلبہ کا یہی زمانہ تھا۔ پھر جو علامات اس کی صداقت کے ضمن میں پہلے سے بیان کی گئی تھیں وہ بھی اُس کے دعویٰ کے بعد ظاہر ہو گئیں۔ مثلاً مخبرِ صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ماہِ رمضان میں مقررہ تاریخوں میں چاند اور سُورج کو گہن لگا۔ پھر کئی اُن پیشگوئیوں کا جائزہ لیا جو آپؑ نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر بیان کی تھیں اُن میں سے بھی اکثر پوری ہو چکیں۔ دُوسری طرف خدائی تائید و نصرت کو دیکھا جو ہر موقع پر اُس کے شاملِ حال رہی۔ چنانچہ عوام النّاس اور خواص النّاس، علماء نے بھی اور جُہلاء نے بھی شدید مخالفت کی اور بہت زور لگایا کہ اس کا نام اور کام دُنیا سے مٹ جائے۔ لیکن مخالفین اپنے منصُوبوں میں ناکام ہوتے گئے۔ اور یہ ہر میدان میں کامیاب ہوتا گیا۔ اور اب تو دُنیا کا کوئی برِّ اعظم اور کوئی ملک ایسا نہیں جو جماعتِ احمدیہ کے افراد سے خالی ہو ـــ!!

اے خُدا! جب اِس قدر نشانات ہم نے دیکھ لئے تو ہم نے سمجھا کہ اب تو اس مامورِ زمانہ پر ایمان نہ لانا معصیت ہے اور اب بھی نہ مانا تو پھر کب مانیں گے۔ پس ہم تو اس پر ایمان لے آئے۔ اب اگر کہیں جیسا کہ یہ علماء بیان کرتے ہیں یہ مدعیٔ مہدویت کاذب نِکلا تو بتا اس میں ہمارا کیا قصُور ـــــ!!

معزّز قارئین! تمام انبیاء اور راستبازوں کی تاریخ پر نظر کر کے دیکھ لیں کبھی ایسا نہیں ہُوا کہ خدا تعالیٰ نے کاذبوں کی تو تائید و نصرت کی ہو اور صادقوں کو مخذول چھوڑ دیا ہو۔ بلکہ یہی تو وہ مابہ الامتیاز ہے جو سچوں اور جھوٹوں میں نمایاں فرق کر کے دِکھلا دیتا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السّلام نے فرمایا ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر!
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

پس ہم اپنے اُن بھائیوں سے جو ابھی تک اس نفع بخش سودے سے محروم ہیں، نہایت محبت بھرے دِل اور درد مندانہ جذبات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ خُدا کے حضُور حاضری کے وقت کو یاد کر کے ذرا ٹھنڈے دِل سے اس بارہ میں غور کریں اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دُعا مانگتے رہیں۔

محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر

دعوتِ فکر و عمل

قندیلِ حرم تو روشن ہے خاموش ہیں لیکن پروانے
مرنے کی جنہیں دیوانگی تھی وہ آج ہوئے کیوں فرزانے

تہذیب کے دَورِ حاضر میں ناقابلِ فہم ہے ذوقِ خرد
حق سے ہیں گُریزاں اہلِ خرد مرعوب ہیں ان کو افسانے

دیکھو ذرا چشمِ بصیرت سے توحید کی مے کے متوالو!
میخانہ وہی ساقی بھی وہی گردش میں وہی ہیں پیمانے

"قَدْ اَفْلَحَ" پیشِ نظر رکھو اس مردِ مزکّی کو ڈھونڈو
جس کے لئے شمس و قمر آئے گردوں سے زمیں پر سمجھانے

دُنیا میں ہیں لاکھوں فرزانے لیکن ہیں وہ جُرأت سے عاری
یہ عشق کا صحرا ہے پیارو مطلوب یہاں ہیں دیوانے

کیا شان ہے آنے والے کی سجدے میں در و دیوار گرے
ویران ہوئیں آباد جگہیں آباد ہوئے پھر ویرانے

"سِیْرُوْا" پہ عمل کر کے دیکھو گر دیدۂ عبرت رکھتے ہو
آنکھوں کو جو خیرہ کرتے تھے برباد ہوئے وہ کاشانے

شبّیر خدا کے فضلوں کا پھر ایک منادی آیا ہے
اَے کاش زمانہ دیکھے اسے اور اس کی ندا کو پہچانے

خاکسار: شبّیر احمد۔ ربوہ

خطبہ جمعہ

قرآن مجید میں انبیاء کرام کے واقعات محض قصے کہانی کے طور پر محفوظ نہیں کئے گئے بلکہ ان میں بہت اہم خبریں پوشیدہ ہیں

ان کے ذریعہ آنحضرتؐ کو بتایا گیا کہ سارے عالم کے رسولوں پر جو واقعات گذرے ہیں وہ سب آپؐ کی قوم پر بھی گذریں گے

تمام انبیاء نے اپنی اپنی قوموں سے جو دکھ اٹھائے وہ آپؐ کی قوم کو جو سارے عالم کی اصلاح کیلئے پیدا کی گئی ہے برداشت کرنا پڑیں گے!

ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دی گئی ہے کہ جو رحمتیں ساری دنیا پر نازل کی گئی تھیں ان سے بڑھ کر آپؐ پر اور آپؐ کے ماننے والوں پر رحمتیں نازل ہوں گی!

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہر طرح کے حالات میں حق اور صبر پر قائم رہتے ہوئے ان سب رحمتوں کے وارث بنیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۶ ہجرت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۶ مئی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

"قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَّنَهَارًا ۙ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ إِلَّا فِرَارًا ۝ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا أَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ ثُمَّ إِنِّيْٓ أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۙ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهٰرًا ؕ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ أَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۙ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۙ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ إِلَّا خَسَارًا ۚ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ"

(سورۃ نوح آیت ۶ تا ۲۳)

سورۃ نوح کی یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں یہ ایک مثال کے طور پر ہیں کہ

انبیاء کی دعائیں اور نصائح

بعض موقع پر اس طرح قرآن کریم میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر اور ہم آہنگ کر کے بیان فرمائی گئی ہیں۔ جیسے ایک ڈوری کے بل کھاتے ہوئے دھاگے مل کر ایک ڈوری بناتے ہیں۔ یہ مثال بھی ایسے ہی موقع کی ہے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء جب تبلیغ کرتے ہیں اور اس تبلیغ کے نتیجہ میں انکار کیا جاتا ہے اور کج بحثی سے ان کا مقابلہ کیا جاتا ہے دلائل کے مقابل پر زور دکھایا جاتا ہے۔ عقل کے مقابل پر جہالت کی باتیں کی جاتی ہیں۔ تو ہمیشہ جواب میں انبیاء معاً اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور دعا ہی ان کا جواب ہوتا ہے۔ اس کی متعدد مثالیں قرآن کریم میں ملتی ہیں کہ مکالمہ تو ہو رہا ہے دشمن سے لیکن اس کو جواب دینے کی بجائے معاً نبی اپنے رب سے باتیں شروع کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ میں بھی اسی قسم کی مثالیں قرآن کریم پیش فرماتا ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ میں بھی اسی قسم کی مثالیں پیش فرماتا ہے اور اسی طرح دوسرے انبیاء کے ذکر میں بھی ایسی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔

یہ جو مثال میں نے پیش کی ہے اس میں بھی حضرت نوح علیہ السلام دعا کی صورت میں اپنے رب کے سامنے عرض کر رہے ہیں کہ اے خدا! میں نے تو قوم کے لئے یہ کچھ کر دیا ہے اس سے زیادہ میرے بس میں کچھ نہیں تھا۔ اب تو ہی ان کا حساب جانے کیونکہ ان کو سمجھانے کی مجھے تو کوئی اور ترکیب سمجھ نہیں آتی۔ اور جس تفصیل کے ساتھ حضرت نوح علیہ السلام کی کوششوں کا یہاں ذکر ملتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے

مبلغ قوموں کے لئے ایک عظیم الشان سبق

ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَّنَهَارًا۔ اے اللہ! میں نے تو نہ دن دیکھا نہ رات، راتوں کو بھی اپنی قوم کو نصیحت کی اور دن کو بھی نصیحت کی۔ اس میں کیسا درد ہے اور کتنی محنت ہے کہ خدا کی خاطر نہ دن کو آرام کیا نہ رات کو چین لیا۔ قوم کو ہلاکت سے بچانے کے لئے میں نے دن کو بھی تبلیغ کی اور رات کو بھی تبلیغ کی فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ إِلَّا فِرَارًا۔ مگر جتنا جتنا میں ان کو بلاتا چلا گیا اتنا ہی یہ مجھ سے دور بھاگتے رہے۔ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا أَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ اور جب بھی میں نے ان کو بلایا اور بلانے میں میری یہ غرض نہیں تھی کہ میری طاقت بڑھے، یہ خواہش نہیں تھی کہ میرا جتھہ پیدا ہو۔ نہ مجھے کوئی ذاتی حرص تھی۔ خالصتاً اس لئے ان کو بلایا کہ تو ان کو بخش دے۔ یعنی قوم پر رحم کے جذبہ کے سوا میرے بلانے میں کوئی اور نیت شامل نہیں تھی۔

ادھر تو میرا یہ حال تھا کہ میں خالصتاً ان کی خاطر ان پر رحم کرتے ہوئے ان کو بلا رہا تھا اور ادھر قوم کا یہ حال تھا کہ وہ میرے بلانے پر اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے اور اپنے سر کے اردگرد کپڑے لپیٹ لیتے تھے کہ اگر انگلیوں کے باوجود کبھی کوئی آواز پڑ سکتی ہے تو کپڑا لپیٹ لیا جائے۔ اور نوح کو مایوس کر دیا جائے۔ وہ کلیتہً یہ ارادہ ترک کر دے کہ ہمیں بھی وہ کچھ سنا سکتا ہے۔ وَأَصَرُّوْا اور وہ انکار پر مُصر ہوگئے۔ وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا اور بڑے ہی تکبر سے کام لیا۔ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ثُمَّ إِنِّيْٓ أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ

لَهُمْ اِسْرَارًا کہ اے میرے رب میں تو چھپ کر گلیوں میں پکارتا ہوا بھی پھرا۔ بلند آواز سے اپنی قوم کو بلانا شروع کیا کہ شاید کسی کان میں کوئی ایسی آواز پڑ جائے جس سے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے۔

ایسے وقت بھی آتے ہیں

بعض دفعہ بعض مبلغین پر کہ جب وہ سمجھتے ہیں کہ فرداً فرداً تو کوئی آدمی بات سننے کے لئے تیار نہیں، عام اعلان کرتے پھرو۔ دیوانہ وار کہتے چلے جاؤ کہ خدا کی طرف سے آنے والا آ گیا ہے۔ شاید کسی کان میں کوئی بات پڑ جائے۔ جماعت کی تاریخ میں ایسے واقعات بھی گزرے ہیں کہ بعض جگہ جب ہمارے مبلغین گئے اور تمام دیہات کے باشندوں نے کلیتہً انکار کر دیا کہ ایک آدمی بھی تمہاری بات نہیں سنے گا۔ تو وہ کوٹھے پر چڑھ گئے۔ اور انہوں نے یہ اعلان کرنا شروع کیا کہ اے گاؤں کی دیوارو! تم سن لو۔ اور اے گاؤں کی ہواؤ تم بھی سن لو اور اے آسمان تم بھی گواہ رہو کہ میں نے بلند آواز سے قوم کو پیغام پہنچا دیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام پر بھی ایسے حالات آئے تھے کہ بے اختیار اور بے قرار ہو کر وہ بلند آواز سے پکارتے ہوئے گلیوں میں پھرے اور اپنے رب سے یہ عرض کی اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا میرے اللہ! میں نے تو بلند آواز سے بھی اس قوم کو اپنی طرف بلایا ہے۔ ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ پھر کھلی کھلی مجالس میں بھی تبلیغ کی ہے۔ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا اور چھپ کر بھی کی ہے۔

یہ بہت ہی حکمت کی بات ہے۔ بسا اوقات ایک انسان کھلی مجلس میں بات سنتا ہے اور اثر قبول کر بھی لیتا ہے۔ لیکن ایسے انسان بھی پائے جاتے ہیں کہ کھلی مجالس میں بات سننے سے گھبراتے ہیں۔ ان کے اندر بنیادی طور پر بزدلی پائی جاتی ہے اور مجلس میں اگر ان سے بات کریں تو وہ اثر قبول کرنے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ تاکہ دیکھنے والے یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم متاثر ہو گئے۔ ایسے لوگوں سے الگ بات کرنی پڑتی ہے۔ علیحدگی میں سمجھانا پڑتا ہے۔ چونکہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ تبلیغ کے لئے حکمت ضروری ہے تو معلوم ہوتا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے

حکمت کا کوئی پہلو باقی نہیں چھوڑا۔

کہیں کھلی مجالس میں بھی باتیں کیں تاکہ قوم کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ بزدل نہیں ہیں۔ یہ ڈرنے والے نہیں ہیں۔ یہ کھلے بندوں بات سب کے سامنے کرتے ہیں۔ کوئی لگی لپٹی نہیں رکھتے۔ کوئی بات چھپا کے نہیں رکھتے۔ اور مخالف کو خوب موقع دیتے ہیں کہ وہ بھی اپنی بات کرے۔ یہ اَعْلَنْتُ لَهُمْ کا فائدہ ہے۔ لیکن پھر بھی کچھ ایسے کمزور لوگ تھے جن کو علیحدگی میں تبلیغ کرنی پڑتی تھی۔ وہ بھی حضرت نوح علیہ السلام نے کی اور پھر ان سے کہا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا اور پھر میں نے ان کو حرص بھی دلائی، لالچ بھی دی۔ کیونکہ بہت سے لوگ خوف سے نہیں مانتے، وہ لالچ سے مان جاتے ہیں۔ ان کو میں نے کہا کہ دیکھو! تمہارے گناہ بہت سہی لیکن میرے رب کی رحمت بہت ہی زیادہ وسیع ہے۔ تم اس سے مایوس نہ ہو۔ استغفار کرو۔ میرا رب تو بیحد بخشنے والا رب ہے۔ جس خدا کی طرف میں بلا رہا ہوں وہ تو مغفرت کے بہانے ڈھونڈتا ہے۔ غفّار کے معنی حد سے زیادہ بخشش کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ اگر تم اس سے معافی مانگو گے تو تمہارے گناہوں کے باوجود وہ تم پر رحمتیں برسانی شروع کر دے گا۔ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وہ رحمت کے بادل بھیجے گا جو تم پر موسلا دھار بارشیں برسائیں گے۔ وہ بارشیں تمہارے لئے رزق میں اضافہ کریں گی۔ وہ برکتیں لیکر آئیں گی۔ ہلاکتیں لیکر نہیں آئیں گی۔ کیونکہ نتیجہ یہ نکالا وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ۔ ایسی رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں آئیں گی کہ تمہارے اموال میں بھی برکت ڈال دیں گی تمہاری اولادوں میں بھی برکت ڈال دیں گی۔ یعنی موسم صحت کے لئے بھی اچھا ہو جائے گا۔ ایسا موسم نہیں ہوگا کہ جس میں فصلیں بھی تباہ ہونی شروع ہو جائیں۔ اور بچے بھی مرنے لگ جائیں۔ بلکہ ایسی رحمتوں والی اور صحت مند بارشیں آئیں گی کہ فضاء پاک ہو جائے گی۔ فصلیں بھی پرورش پائیں گی۔ اور نسلیں بھی پرورش پائیں گی۔ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ اور تمہارے لئے بکثرت باغ اُگیں گے۔ یہ بارشیں

لہلہاتے ہوئے باغ

پیدا کریں گی۔ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور تمہارے لئے نہریں اور دریا جاری ہو جائیں گے۔ پھر مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا کہہ کر ان کی عقل کو جھنجھوڑا۔ اور فرمایا کہ تم کیوں ایسی حماقتوں والی باتیں کر رہے ہو۔ تم اپنے رب کے لئے عقل کی بات کیوں نہیں کرتے۔ تم نے اپنی بے ہودہ اور بے وزن حرکتوں کی بنا پر اپنے رب کو بے وقرا کیوں سمجھا ہوا ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ میں کوئی حکمت کی بات نہیں ہے کہ تمہاری بے حیائیوں کو بھی برداشت کرتا چلا جائے گا۔ وہ تمہاری جہالتوں سے بھی درگذر کرتا چلا جائے، تمہاری ہر قسم کی بے وقری حرکتوں سے صرف نظر کرتا چلا جائے اور کوئی نوٹس نہ لے۔ اس لئے اپنے رب کی طرف کوئی حکمت، کوئی عقل اور کوئی وزن کی بات منسوب کرو۔ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا۔ اس نے تو تمہیں ایسی عظیم الشان طاقتیں دے کر پیدا کیا ہے جس کے نتیجہ میں تم درجہ بدرجہ ترقی کرتے چلے آ رہے ہو۔ ایسا عظیم الشان صاحب حکمت رب ہے اور تم اس کی طرف بے وقری کی باتیں منسوب کر رہے ہو۔

پھر حضرت نوح علیہ السلام نے لوگوں کو آفاق کی طرف متوجہ کیا۔ یہ عجیب انداز ہے۔ پہلے ان کے نفوس کی طرف متوجہ کیا۔ پھر ان کو اس زمین کی طرف متوجہ کیا، جہاں توبہ کرنے والی قوموں پر خدا تعالیٰ کے فضل نازل ہو سکتے ہیں، اور خدا کے فضل نازل ہوتے ہیں۔ پھر ان کو آفاق کی طرف متوجہ کیا کہ تم زمین اور آسمان کی طرف کیوں نہیں دیکھتے۔ اس زمین اور آسمان کو پیدا کرنے والا ایک ایسا خدا موجود ہے جس نے کائنات کو باطل پیدا نہیں کیا۔ یہ وہی رنگ ہے جیسا کہ قرآن کریم میں یہ دعا سکھائی گئی ہے، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اور مومن اس دعا کا یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اے خدا! یہ جو زمین و آسمان کا نظام ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تو نے کسی چیز کو باطل پیدا نہیں کیا۔ اور جب باطل پیدا نہیں کیا تو پھر اس سے حساب ہوگا۔ چنانچہ حضرت نوحؑ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو پیدا کیا۔ اور باوجود اس کے کہ یہ سات آسمان ایک دوسرے سے کتنے ہی فاصلوں پر ہیں، ان کو طباقاً پیدا کیا۔ یہ ایک دوسرے سے کامل طور پر منطبق ہو رہے ہیں۔ ان کے قوانین بھی ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ٹکرا رہے۔ اور ان کا اندرونی نظام بھی ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت رکھ رہا ہے۔ اور ان کا بیرونی نظام بھی ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت رکھ رہا ہے۔ یہ اتنا

حیرت انگیز واقعہ

ہے کہ اربوں ارب روشنی کے سالوں پر آسمان موجود ہوں پھر بھی ان میں مطابقت ہے۔ یہ تو ان کو علم نہیں تھا کہ اتنے فاصلہ پر ہیں۔ لیکن فاصلوں کے جتنے بھی ان کے علم تھے اس کے مقابل پر یہی نسبت بنتی تھی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ اس زمانہ کے انسان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ فاصلے روشنی کے سالوں میں بھی ناپے جا سکتے ہیں لیکن ان کی اپنی رفتاریں بڑی سست تھیں۔ ان کے زمانے گھوڑوں، اور بیلوں اور گدھوں کے زمانے تھے کہ اس کے مقابل پر آسمان کی وسعتیں ان کے دل پر وہی ہیبت طاری کرتی تھیں جو آج کے انسان کے دل پر اربوں سال کے اندر ناپے جانے والے فاصلے ہیبت طاری کرتے ہیں۔ اس لئے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ قرآن کریم کی بات کا ان پر اثر نہیں تھا۔ یا ان کو علم نہیں تھا۔ اپنے اپنے علم کے مطابق انسان ہمیشہ کائنات سے حیرت زدہ ہی رہا ہے۔

پس اس فطری تقاضے کو ابھارتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کو حیرت میں مبتلا کیا۔ فرمایا زمین و آسمان میں اتنے فاصلے ہیں اور آسمانوں کے درمیان آپس میں کتنے فاصلے ہیں، اس کے باوجود یہ ایک منضبط نظام ہے۔ طباقاً ہے۔ ایک دوسرے سے بھی مطابقت رکھتا ہے اور اندرونی طور پر بھی مطابقت رکھتا ہے۔

پھر فرمایا وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا۔ اور دیکھو! چاند کو نور کا ذریعہ بنایا جو اثر کو قبول کرتا ہے۔ روشنی کو قبول کرتا ہے اور پھر آگے پھیلاتا ہے۔ اور سورج کو ایسی روشنی عطا کی جو براہ راست دوسروں کو بھی روشن کر سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا۔ اور اس نے تمہیں زمین سے اس طرح نکالا کہ پرورش دیتا ہوا ادنیٰ سے اعلیٰ حالتوں کی طرف منتقل کر دیا۔ زمین سے پیدا ہوئے اور

آسمانوں سے باتیں کرنے لگے۔

یعنی آسمان کی وسعتوں کی طرف توجہ دلا کر انسان کو اس کا منتہاء یاد کرا دیا کہ تم جو زمین سے

پیدا ہوئے ہو۔ زمین کے کیڑے بننے کے لئے یا زمین سے چپکے رہنے کے لئے نہیں پیدا کئے گئے بلکہ ہم نے تمہیں اس طور سے پیدا کیا ہے کہ دن بدن تم زمین سے اُٹھتے چلے جا رہے ہو۔ اور رفعتیں اختیار کرتے چلے جا رہے ہو۔ اور اگر تم اسی طرح ترقی کو جاری رکھو گے تو تمہارا آخری منتہا آسمان کی رفعتیں ہیں۔ لیکن کچھ ایسے ہوں گے جو زمین میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ وہ زمین کو پسند کرلیں گے۔ اور ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جن کو پھر خدا تعالیٰ دوبارہ نکالے گا اور پھر اُن رفعتوں کی طرف بلند کریگا جن کا وعدہ دیا جاتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا لِّتَسْلُکُوْا مِنْھَا سُبُلًا فِجَاجًا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمہارے لئے اس کے ناہموار ہونے کے باوجود تمہاری نظر میں ایسا ہموار کر دیا ہے کہ تم اس میں کھلے کھلے رستے پاتے ہو۔ اور ان میں سفر کرتے ہو۔ اس نیت اور ارادہ کے ساتھ خدا تعالیٰ نے زمین کو تمہارے لئے ہموار کیا ہے۔

پس ایک قوم کو جھنجھوڑنے کے لئے جتنی بھی امکانی نصیحتیں ہو سکتی ہیں وہ ساری حضرت نوح علیہ السلام کی اس نصیحت کے اندر آجاتی ہیں۔ اور یہ ساری نصیحت ایک دعا کے رنگ میں ہے۔ اور یہ نصیحت، دعا اس طرح بن جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور حضرت نوحؑ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! میرے حال پر بھی نظرِ کرم فرما کہ میں نے تیری خاطر کتنی کتنی تکلیفیں برداشت کیں۔ کیسے کیسے جتن کئے۔ اس میں نہ صرف یہ کہ قرآن کریم نے نصیحت کا انداز سکھا دیا بلکہ دعا کا انداز بھی سکھا دیا۔ اور وہ یہ کہ دعا ایسے رنگ میں کرو کہ اللہ تعالیٰ کی تمہارے دل پر اور تمہاری دلی کیفیات پر محبت اور پیار کی نظریں پڑنے لگیں۔ تاکہ پھر خدا تمہاری دعاؤں کو رد نہ کرے۔ بلکہ وہ اپنے فضل سے ان کو قبول فرمالے۔

غرض یہ حضرت نوح علیہ السلام کی طرزِ دعا تھی جس میں نصیحت کا ریکارڈ بھی مکمل ہو گیا اور ایک نبی کی دعا کی طرز بھی ہمارے لئے محفوظ کر دی گئی۔ اور یہ بھی بتا دیا گیا کہ دعا کا حق وہ رکھتے ہیں جو پہلے دعا کرنے کا حق ادا کرتے ہیں۔ محض رُکھی سُوکھی منہ کی دعائیں کرنے سے تم یہ نہ سمجھو کہ خدا تعالیٰ تمہارے منہ کی نکلی ہوئی ایسی دعاؤں کو ضرور قبول کرے گا۔

دعائیں تو وہ قبول ہوتی ہیں

جن کے پیچھے گہرا جذبہ پایا جاتا ہے۔ جن کے ساتھ گہرا اخلاص وابستہ ہو، تقویٰ کے اندر ان کی جڑیں ہوں، پاک اعمال سے وہ دعائیں ابھریں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے مختلف حالات میں جو دعائیں کیں ان میں یہ ساری باتیں آجاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو تم بھی ویسی ہی کوششیں کرو۔ اپنی طاقتوں کے مطابق اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دو۔ پھر تمہارا حق ہوگا کہ تم اپنے رب کے حضور دعائیں کرو۔ پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کس طرح ان کو قبول فرماتا ہے۔

یہ ساری باتیں کہنے کے بعد پھر حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا۔ رَبِّ اِنَّھُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْہُ مَالُہٗ وَوَلَدُہٗٓ اِلَّا خَسَارًا۔ کہ اے میرے اللہ! ان ساری باتوں کو سننے کے بعد انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ اور پیروی کے لئے اس کو چُنا جس کو اس کے اپنے اموال اور اپنی اولادیں بھی فائدہ نہیں دے سکتیں۔ یعنی ایسے دنیا داروں کو چُنا ہے جن کی اولادوں اور جن کے اموال نے ان کو کبھی نفع نہیں پہنچایا۔ ہمیشہ گھاٹوں کے سودے کرتے رہے ہیں۔ پس دیکھ بھال کر اور پوری طرح حالات پر نظر رکھتے ہوئے اس قوم نے اچھی چیز کو رد کر دیا ہے اور بُری چیز کو اختیار کر لیا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ اپنے لئے بُرا رستہ اختیار کیا ہے بلکہ مَکَرُوْا مَکْرًا کُبَّارًا۔ یہ تو تیرے نام کو مٹانے کے لئے ہر قسم کے مکروں سے کام لے رہے ہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے

کہ ان حالات سے گزرنے کے بعد کیا بددعا کرنی جائز ہے اور کیا اللہ تعالیٰ مومن بندوں سے یہی توقع رکھتا ہے کہ جب وہ اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیں تو پھر دعائیں بددعا کے سوا کچھ نہ کریں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے جسے میں دور کرنا چاہتا ہوں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے قوم پر جو بددعا کی وہ اپنے ارادہ سے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی۔ چنانچہ قرآن مجید میں ایک دوسری جگہ اس واقعہ کا ذکر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود حضرت نوح علیہ السلام کو خبر دی تھی کہ تم اپنی قوم کے لئے جو چاہو کرلو۔ جتنی چاہو دعائیں کرو، میں جو عالم الغیب خدا ہوں، تمہیں بتا رہا ہوں کہ اس قوم کے مقدر میں اب کوئی ہدایت نہیں۔ اب سوائے فاسق فاجر بچوں کے یہ قوم اور بچے پیدا نہیں کر سکتی۔ تب حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کی کہ اے خدا! یہ دنیا پھر اس لئے تو پیدا نہیں کی گئی کہ یہاں فسق و فجور کو رواج دیا جائے۔ اور منکرین اور ملحدین پیدا ہوں۔ اگر تیرے علم میں یہ بات آچکی ہے کہ اس قوم میں ایک بھی مومن پیدا نہیں ہو سکتا تو پھر اُن کو ہلاک کر دے۔ اب یہ دنیا میں زندہ رہنے کے اہل نہیں رہے۔ یہ تھا اس دعا کا فلسفہ جو حضرت نوح علیہ السلام نے کی تھی۔

جہاں تک انبیاء علیہم السلام کی حالت کا تعلق ہے ان کے دل کی حالت تو یہ ہوتی ہے کہ اکثر اوقات سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ حکم دے وہ اس علم کے باوجود کہ قوم ہلاک ہونے والی ہے اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ قوم ہلاک ہو جائے۔ چنانچہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ میں جہاں نصیحت اور دعاؤں کا مضمون اکٹھا ہو جاتا ہے وہاں وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ میں بھی صبر اور دعا کا مضمون اکٹھا ہو جاتا ہے۔ انبیاء اتنے صبر کرنے والے ہوتے ہیں کہ انتہائی دکھ اور تکلیفیں اٹھانے کے باوجود بھی قوم کے لئے بددعا نہیں کرتے بلکہ ان کے لئے دعا ہی کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے جو حضرت نوح علیہ السلام کے واقعات سے بعض لوگوں کے دل میں پیدا ہوتی ہے

میں دو مثالیں بیان کرتا ہوں

ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال ہے اور دوسری حضرت لوط علیہ السلام کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب قوم نے ہر طرح سے ناکام کرنے کی کوشش کی، ان کو آگ میں بھی ڈالا گیا۔ ہر قسم کی مخالفتیں کی گئیں اور کہا گیا کہ ہم تجھے مٹا کر رکھ دیں گے۔ ان سب باتوں کے باوجود جب اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دے کر فرشتے بھیجے اور بتایا کہ نہ صرف یہ کہ لوگ تجھے مٹا نہیں سکیں گے بلکہ ہم تیری نسل کو دنیا میں اس طرح پھیلا دیں گے کہ وہ ریت کے ذروں اور آسمان کے ستاروں کی طرح شمار نہیں کی جا سکے گی۔ یہ خوشخبری دینے کے بعد فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا کہ ہم لوطؑ کی قوم کی طرف جا رہے ہیں تاکہ اُن کو اُن کی قوم کی ہلاکت کی خبر دیں۔ یہ تھی وہ خبر جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایک طرف خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ بتا رہا تھا کہ بنی نوع انسان کے مٹانے کا فیصلہ نہیں ہوا بلکہ تیری نسل اور تیرے تخم اور تیری ذریت سے اتنی عظیم الشان نسلیں دنیا میں پھیلائی جائیں گی کہ ان کا شمار ممکن نہیں ہوگا۔ پھر اس تسلی کے بعد چھوٹی سی یہ خبر دی کہ لوطؑ کی قوم ہلاک ہونے والی ہے۔

یہ تمہید کیوں باندھی؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے ہی نرم دل اور حد سے زیادہ رحم کرنے والے تھے۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ان کا دل حد سے زیادہ پگھل جانے والا تھا۔ لیکن باوجود اس کے کہ عظیم الشان خوشخبری کے پس منظر میں بڑے پیار سے خبر دی گئی تھی۔ جس طرح کوئی NEWS BREAK کی جاتی ہے یعنی تسلی دے کر اور بہت سے دلاسے دینے کے بعد بتایا جاتا ہے تاکہ صدمہ نہ پہنچے۔ اسی طرح یہاں بھی اس سے زیادہ عمدہ دلاسہ اور کیا ہو سکتا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قیامت تک کے لئے عظیم الشان نسلوں کی خوش خبری دی جارہی تھی۔ پھر بھی جب یہ خبر سنی کہ لوطؑ کی قوم کے لوگ ہلاک کئے جائیں گے تو

حضرت ابراہیم علیہ السلام بے قرار ہوگئے

ملفوظات
”کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔“
(کشتی نوح)
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررز۔ رابندرا سارانی۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۷۳
فون: 24-3272 — 27-0441 گرام: ”GLOBEXPORT“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جھگڑا کرنے لگے، خدا سے بحث شروع کر دی کہ اے خدا! ان کو ہلاک نہ کر۔ قرآن کریم نے تو مختصراً ذکر کیا ہے کہ بحث کی۔ لیکن بائیبل نے اس واقعہ کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ خبر ملی تو انہوں نے ترکیب سوچی کہ میں اپنے ربّ کو کس طرح مناؤں۔ کس طرح اس قوم کو تباہی سے بچاؤں۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے خدا! میں مانتا ہوں کہ قوم کی اکثریت گنہگار ہو گئی ہے۔ اور ہلاکت کے لائق ہے۔ لیکن اس میں تیرے سو بندے تو ضرور نیک ہوں گے۔ تیری رحمت بڑی وسیع ہے تو بہت ہی کرم کرنے والا ہے۔ کیا ان سو بندوں کے صدقے تو ساری قوم کو بخش نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ہاں میں بخش سکتا ہوں، اگر سو آدمی نیک ہوں تو میں ضرور ان کی خاطر بخش دوں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام گھبرا گئے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سو آدمی بھی نیک نہیں ہیں۔ پھر انہوں نے کہا اے خدا! اگر ان میں نوے آدمی نیک ہوں تو کیا پھر بھی تو قوم کو ہلاک کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں نوے بھی ہوں تب بھی میں بخش دوں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سمجھا کہ یہ تو غلطی ہو گئی۔ میں نے قوم کے بارہ میں بہت ہی زیادہ حسن ظن سے کام لیا۔ اس پر انہوں نے اسی کی خاطر معاف کرنے کی گزارش کی۔ اور خدا نے اسی کی خاطر بخشنا بھی قبول فرما لیا۔ پھر ستر پر آئے، ساٹھ تک گرے، پچاس پر اترے اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ یہ کہتا رہا کہ ہاں اگر پچاس بندے بھی نیک ہوں تو میں ضرور ان کو بچا لوں گا۔ ان کی خاطر میں ساری قوم کو معاف کر دوں گا۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دس پر آ گئے۔ اور جب اس سے نیچے جانے لگے تو پھر ان کا دل دہل گیا۔ انہوں نے کہا کہ اب اس بحث کو لمبا کرنا ٹھیک نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ گنتی کے چند انسان ہیں جو نیک ہیں ان کے سوا ساری قوم گندی ہو چکی ہے۔ یہ ہے وہ بحث جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے خدا سے کر رہے تھے۔

پھر

حضرت لوط علیہ السلام کی مثال

بھی بڑی عجیب وغریب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک طرف تو ہم لوطؑ کو یہ خبر دے رہے تھے کہ یہ قوم ہلاک ہونے والی ہے۔ اب فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ تم اس شہر کو چھوڑ کر چلے جاؤ۔ اور حضرت لوط علیہ السلام نے جب یہ خبر سنی تو ان کا یہ حال تھا کہ فرشتے جو خبر لے کر آئے تھے ان کی وجہ سے بہت تنگی محسوس کی اور اس بات کا برا منایا اور فرشتوں کے ساتھ جھگڑنے لگے کہ نہیں نہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے، کچھ مہلت ملنی چاہیئے۔ اور ادھر قوم کا یہ حال تھا کہ وہ فساد کرنے اور ان کو ہلاک کرنے کے لئے دوڑی چلی آ رہی تھی۔ یہ بات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا نہیں تھا کہ لوطؑ کو غلطی لگی تھی اس کو پتہ نہیں تھا کہ قوم مجھ پر حملہ کر رہی ہے۔ اس لئے ان کے لئے دعا کر رہا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوطؑ کی قوم تو ایسی قوم تھی جو پہلے سے ہی لوطؑ کے ساتھ برا سلوک کرتی چلی آ رہی تھی۔ اب کوئی نئی بات وقوع میں نہیں آئی تھی۔ اس علم کے باوجود کہ قوم نے اب بھی مجھ سے برا سلوک کرنا ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام قوم کی بخشش کے لئے

اللہ تعالیٰ سے دعا

کر رہے تھے۔ چنانچہ فرشتوں کے ساتھ ابھی وہ باتیں ختم نہیں ہوئی تھیں کہ قوم حضرت لوط علیہ السلام کے دروازے کھٹکھٹانے لگی اور آپ کے مکان کے ارد گرد دنگا فساد برپا کر دیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم دروازے توڑ کر اندر داخل ہو جائیں گے۔ یہ جو باہر سے آنے والے ہیں ان کو ہمارے سپرد کر دو۔ ہم ان سے جو بدسلوکی کرنا چاہتے ہیں کریں گے۔ اس حالت میں بھی حضرت لوط علیہ السلام کی زبان سے آخر وقت تک دعا ہی نکلی ہے۔ اور اپنی قوم کے لئے اپنے رب سے بخشش کی استدعا ہی کرتے رہے ہیں۔ یہ ہیں وہ لوگ جو تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ اور تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ کا حق ادا کرتے ہیں۔

حق پر قائم رہتے ہوئے حق بات کی نصیحت

کرتے چلے جانا اور صبر کی بھی ایسی انتہا کر دکھانا کہ قوم ہلاکت کے درپے ہو اور مٹانے کے لئے سارے ذرائع اختیار کرے اور ہلاکت کی تدبیروں پر عمل درآمد کروا رہی ہو اس وقت بھی ان کے لئے دعائیں کی جائیں۔ یہ وہ مضمون ہے جو حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوط علیہم السلام کے واقعات سے مختصراً میں نے بیان کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کو

میں یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو یہ واقعات محفوظ کئے، یہ محض قصے کہانی کے طور پر تو محفوظ نہیں کئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس طرح خبریں دی گئیں۔ آپ کو بتایا گیا کہ تو چونکہ ساری دنیا کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اس لئے سارے عالم کے رسولوں پر جو واقعات گزر گئے ہیں وہ تیری قوم سے گزرنے والے ہیں۔ یعنی تیرے ساتھ تمام انبیاء کی کہانی دہرائی جائے گی۔ اور اس میں اس بات کا ثبوت ہے کہ عالمی رسول آ گیا ہے۔ اگر صرف نوحؑ کی کہانی دہرائی جاتی یا صرف ابراہیمؑ کی کہانی دہرائی جاتی یا صرف لوطؑ کی کہانی دہرائی جاتی تو کس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہہ سکتے تھے کہ میں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ تمام جہانوں کے لئے رحمت بننے کے لئے ضروری ہے کہ تمام جہان کے دکھ برداشت کرنے کے لئے انسان کے اندر حوصلہ ہو۔

پس ایک طرف یہ فرمایا کہ اے رسول! تجھے ہم نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے۔ اور دوسری طرف یہ بتایا کہ اے محمدؐ! ہم جانتے ہیں کہ ساری دنیا کے دکھوں کو برداشت کرنے کا تجھ کو حوصلہ ہے۔ پس اپنی قوم کو تیار کر کہ اس عظیم الشان مقام پر فائز ہونے کے لئے بے انتہا دکھوں کے رستوں سے تمہیں گزرنا پڑے گا۔ تم پر وہ کچھ بھی گزرے گا جو نوحؑ کی قوم پر گزر گیا۔ تمہیں وہ حالات بھی درپیش ہوں گے جو ابراہیمؑ کی قوم کو درپیش تھے۔ تمہیں لوطؑ کی قوم کا زمانہ بھی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا پڑے گا۔ غرضیکہ تمام انبیاء نے اپنی اپنی قوموں سے جو دکھ اٹھائے تھے وہ تیری قوم کو جو سارے عالم کی اصلاح کے لئے پیدا کی گئی ہے برداشت کرنے پڑیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ

خدا تعالیٰ یہ خوشخبری بھی دیتا ہے

کہ وہ ساری رحمتیں جو کبھی ساری دنیا کے انسانوں پر نازل کی گئی تھیں۔ اگر تم حق پر قائم رہے اور صبر پر قائم رہے تو ان سے بڑھ کر اے محمدؐ! میں تجھ پر اور تیرے ماننے والوں پر رحمتیں نازل کروں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان رحمتوں کے وارث بنیں۔ آمین۔

(منقول از الفضل ربوہ مجریہ ۱۷ اگست ۱۹۸۳ء)

ضروری اعلان بابت انتخاب قائدین مجالس

قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے، کہ ممالک بھارت کی تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کے انتخاب عمل میں آنے تھے۔ یکم نومبر ۸۳ء سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ لیکن تاحال بعض مجالس کی طرف سے قائدین کے انتخاب کی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ لہٰذا جن مجالس میں تاحال انتخاب نہیں ہوا وہاں کے صدر صاحبان اولین فرصت میں انتخاب کروا کر رپورٹ برائے منظوری دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ارسال کریں۔ امید ہے جلد توجہ فرمائیں گے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔!!
الرؤف جیولرز
۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی
فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

دورہ مشرق بعید کے تسلسل میں

قسط نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا سری لنکا میں ورودِ مسعود

● احباب جماعت ہائے جنوبی کی شرکت ● انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں
● مجلس علم و عرفان، اجتماعی بیعت اور مجلس شوریٰ کا انعقاد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انچارج سری لنکا

قبل اس کے کہ سنگاپور کے بعد ہم فجی اور آسٹریلیا کی رپورٹیں ہدیۂ قارئین کر سکتے، مکرم مولوی محمد عمر صاحب کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی دورہ سری لنکا کی جامع رپورٹ موصول ہو گئی ہے اس لئے ہم پہلے اسی رپورٹ کو پیش کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ الفضل سے تفاصیل موصول ہونے پر بعد میں فجی اور آسٹریلیا کے دورہ کی رپورٹ شائع کی جائے گی۔ (ایڈیٹر)

یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و کرم اور سرزمین سری لنکا میں بسنے والے احمدیوں کی ناقابل بیان خوش قسمتی ہے کہ تاریخ احمدیت میں پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خلیفہ کی آمد سے انہیں فیضیاب ہونے کی توفیق ملی فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضور انور کا یہ بابرکت دورہ جماعت ہائے سری لنکا کی تعلیم و تربیت اور تبلیغی سرگرمیوں میں ایک نئی زندگی پیدا کرنے کا موجب بنا۔

احباب جماعت ہائے جنوبی ہند کی شرکت

اس بابرکت موقعہ سے فائدہ اٹھانے اور خلیفہ وقت کی زیارت و ملاقات سے متمتع ہونے کی دیرینہ تمنا کی تکمیل کے لئے جنوبی ہند کی جماعت ہائے مدراس۔ حیدرآباد۔ بنگلور۔ اور صوبہ کیرالہ کی مختلف جماعتوں سے ۵۰ سے زائد احمدی احباب مع چار مستورات کے بذریعہ ہوائی جہاز حضور کی آمد سے قبل کولمبو پہنچے۔

اس سلسلہ میں مناسب انتظام کرنے اور جماعت کی معاونت اور خدمت کے لئے مرکزی ہدایت کے مطابق خاکسار ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو مدراس سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچنے کی توفیق ملی۔

حضور ایدہ اللہ کا کولمبو میں ورود

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع افراد قافلہ مورخہ ۷ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک رات کے ۹½ بجے سڈنی (آسٹریلیا) سے کولمبو وارد ہوئے۔ جماعت ہائے سری لنکا اور جنوبی ہند کے عہدیداران نے طیران گاہ میں حضور کا استقبال کیا۔ صدر لجنہ اماء اللہ کولمبو کی زیر اقتداء چند عہدیدار مستورات نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا خیر مقدم کیا اس والہانہ استقبال کے بعد حضور کئی موٹر کاروں کے ہمراہ قیام گاہ کے لئے تشریف لے گئے

حضور کی قیام گاہ کے قریب ہی مہمانوں کے قیام و طعام کے لئے ایک بنگلہ دو ہفتہ کے لئے کرایہ پر لے لیا گیا تھا جماعت کے مختلف پروگراموں کا بھی اسی بنگلہ میں انتظام کیا گیا تھا۔

انفرادی ملاقات و تعارف

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۸ اکتوبر کی صبح ۱۰ بجے بنگلہ میں تشریف لے آئے جہاں پر احباب جماعت نہایت بے چینی اور دھڑکتے دلوں کے ساتھ حضور کے منتظر کھڑے تھے۔ اپنے پیارے امام کو اپنے درمیان رونق افروز ہوتے ہوئے دیکھ کر فرط مسرت سے ان کے چہرے جگمگا رہے تھے۔

حضور کی تشریف آوری کے بعد سب سے پہلے سری لنکا سے باہر سے آئے ہوئے احباب کرام کا تعارف کیا گیا۔ اس کے بعد جماعت ہائے سری لنکا کے عہدیداران کا تعارف ہوا۔ اس کے بعد تمام جماعتوں کا مختصر تعارف ہوا۔ سیدنا حضور نے ہر ایک سے نہایت پیار و محبت اور پدرانہ شفقت کے ساتھ مصافحہ فرمایا اور ہر ایک سے مختصر احوال دریافت فرماتے رہے۔ یہ سلسلہ قریباً ڈھائی گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس تمام عرصہ میں حضور نہایت خندہ پیشانی سے مسکراتے چہرہ کے ساتھ کھڑے ہی رہے۔ حضور کے ساتھ احباب جماعت کے تعارف کے فرائض سر انجام دینے کی توفیق خدا تعالیٰ نے خاکسار کو عطا فرمائی۔

اس ملاقات کے بعد ایک بجے حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اپنی قیام گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اس طرح اکثر احباب کو پہلی دفعہ خلیفۂ وقت کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

مجلس علم و عرفان

اسی دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ٹھیک سوا چھ بجے بنگلہ میں تشریف لے آئے اور مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں اس کے بعد علم و عرفان کی مجلس میں رونق افروز ہوئے

حضور نے مجلس علم و عرفان کا تعارف کرتے ہوئے فرمایا کہ احباب کوئی بات پوچھنا چاہیں یا کوئی سوال کرنا چاہیں جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہ ہو تو شوق سے کر سکتے ہیں۔

چنانچہ اس موقعہ سے پوری طرح فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب نے متعدد سوالات کئے۔ حضور نے ان تمام سوالات کے پُر از معارف اور نہایت سیر حاصل اور تفصیلی جواب دیئے۔ ان سب کا یہاں پر احاطہ کرنا مشکل ہے۔ اس مجلس کی تمام کارروائیاں ٹیپ ریکارڈر اور ویڈیو کے ذریعہ محفوظ کی گئی ہیں۔ جو انشاء اللہ بعد میں حوالہ قرطاس کی جائیں گی۔ اکثر احباب نے تامل اور ملایالم میں اور چند احباب نے انگریزی زبان میں سوالات کئے جن کا اردو میں ترجمہ کرنے اور اس کے بعد حضور اقدس کا جواب جو اردو میں ہوتا تھا تامل یا ملایالم میں ترجمہ کر کے سنانے کی توفیق خدا تعالیٰ نے خاکسار ناچیز کو عطا فرمائی۔ یہ نہایت ایمان افروز روح پرور اور پُر از معلومات مجلس عرفان رات کے قریباً ۱۰ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ کا قیمتی تحفہ عطا فرما کر رخصت ہو گئے۔ اگلے روز ۹ اکتوبر کی صبح ۴½ بجے حضور نے بنگلہ میں تشریف لا کر فجر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد واپس قیام گاہ تشریف لے گئے۔

مجلس شوریٰ

اسی دن جماعت ہائے سری لنکا اور جنوبی ہند کے لئے مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ ٹھیک ۹ بجے حضور اقدس بنگلہ میں تشریف لے آئے اور ۹½ بجے حضور اقدس کی زیر صدارت مکرم ابوالحسن صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ مجلس شوریٰ کا آغاز ہوا۔

شوریٰ کی کارروائی مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے قلمبند کی۔ اور خاکسار کو مجلس کی تمام کارروائی کا تامل۔ ملایالم اور اردو میں ترجمہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

اس نشست میں تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے متعلق نمائندگان نے اپنی اپنی آراء اور مشورے پیش کئے اور ساتھ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی زرین ہدایات و ارشادات سے احباب کو متمتع فرماتے رہے۔ چنانچہ جماعتی نظام کی مضبوطی، تبلیغی سرگرمیوں میں وسعت اور ترقی کاموں میں یکسوئی کے لئے مختلف مشورے اور فیصلے ہوئے۔

اس مجلس کی پہلی نشست تین گھنٹہ کے بعد ۱۲½ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اس وقت حضور نے فرمایا کہ ابھی کئی امور ایسے ہیں جن کے بارے میں مشورے اور فیصلہ جات ہونے باقی ہیں۔ لہٰذا اس مجلس کی دوسری نشست آج ہی بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوگی۔

پریس کانفرنس

شام کو ساڑھے چار بجے سے ایک گھنٹہ تک پریس کانفرنس ہوئی جس میں سری لنکا کے کثیر الاشاعت سنہالی۔ تامل۔ اور انگریزی اخبارات دیپہ لنکا۔ ڈیلی نیوز ویرکیسری۔ دیپہ۔ دیناکرن کے تمام نمائندگان نے شرکت کی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار نویسوں کے مختلف سوالات کا نہایت تفصیل سے جواب دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد۔ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت۔ شری بدھ کے متعلق جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے بارے میں اس پریس کانفرنس میں گفت و شنید ہوئی اہتمام کا رروائی اور سنہالی زبانوں میں ہوئی۔ پریس کانفرنس کے بعد ایک مختصر سی پارٹی ہوئی۔

اعلان نکاح

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اس کے بعد حضور نے چار نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس سے قبل حضور نے نکاح کے بارے میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجوزہ قرآنی آیات کی تلاوت کر کے ان کی تشریح فرمائی۔ اسلام کے فلسفۂ نکاح کے بارے میں حضور انور نے نہایت اہم ارشادات اور تعلیمات پر مشتمل ایمان افروز سبق آموز اور معرکۃ الآراء خطبہ نکاح ارشاد فرمایا

بیعت

اس اعلان نکاح کے بعد تمام حاضرین نے حضور اقدس کے مبارک و مقدس ہاتھوں پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا اس نہایت روح پرور اور پرکیف نظارہ کو اس مجلس میں حاضر الوقت کوئی بھی احمدی اپنی زندگی میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ جب حضور بیعت کے الفاظ پڑھتے اور احباب کرام ان الفاظ کو دہراتے تھے تو مجلس کی چاروں طرف سے رقت بھرے انداز میں رونے کی آوازیں آتی تھیں۔ ایک نہایت ناقابل بیان روح پرور سماں تھا جو وہاں بندھا ہوا تھا۔ بیعت کے بعد حضور نے نہایت درد انگیز اجتماعی دعا کرائی۔

اس کے بعد مجلس شوریٰ کی دوسری نشست خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور کے ارشاد کے مطابق محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے جو حضور کے ہمراہ بطور پرائیویٹ سیکرٹری تشریف لائے ہوئے تھے حضور کی معاونت فرمائی اور مترجم کے فرائض خاکسار نے ادا کئے۔

جماعتوں کی مالی پوزیشن شرح کے مطابق چندہ دینے کی ضرورت تامل زبان میں نماز مترجم و دیگر دینی مسائل پر مشتمل ٹیپوں کی تیاری۔ رسالہ الوصیت کا تامل میں ترجمہ کرنا وغیرہ مختلف امور کے بارہ میں مشورے اور فیصلے ہوئے مجلس شوریٰ کی یہ دوسری نشست رات کے دس بجے کے قریب نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

نگمبو کو روانگی

سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۰ اکتوبر کی صبح ۹ بجے کولمبو سے ۲۸ میل دور NEGOMBO کے لئے مع قافلہ روانہ ہوئے۔ حضور کے ہمراہ تین موٹر کاروں دو VAN اور ایک بس میں احباب جماعت اور مہمانان کرام بھی تشریف لے گئے تھے مسجد احمدیہ نگمبو میں احباب و مستورات نے حضور کا نہایت والہانہ انداز میں خیر مقدم کیا۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی اقتداء میں مستورات نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو نہایت پیار و محبت سے خوش آمدید کہا۔

نگمبو میں تربیتی اجلاس

مسجد احمدیہ کے اندر ایک تربیتی اجلاس مکرم نشار احمد صاحب کی تلاوت، قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ حضور اقدس نے اپنے نہایت ولولہ انگیز اور ایمان افروز خطاب میں جماعت احمدیہ کے خلوص اور جذبۂ خدمتِ دین کو سراہتے ہوئے نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ حضور انور اطال اللہ عمرہٗ نے ۲ سال قبل اس جماعت میں مخالفین احمدیت کی طرف سے شہید کئے گئے ایک جوان سال مخلص احمدی مکرم رشید احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ رشید صاحب نے احمدیت کی خاطر شہادت کا جام پی کر آپ لوگوں کے لئے قرب الٰہی کی راہ کھول دی ہے اور آپ کے اندر اب قربانی کا ایسا جذبہ پیدا ہونا چاہیئے جس کے نتیجہ میں رشید احمد کے خون کے ہر قطرہ سے کئی رشید احمد پیدا ہوں۔

حضور اقدس کے اس پُر روح پرور خطاب نے حاضرین کے دلوں میں ایک نئی روح اور ایک نئی اُمنگ پیدا کی۔ جس کے نمایاں آثار ان کے چہروں سے عیاں ہو رہے تھے۔ حضور کی تقریر کا خاکسار ساتھ کے ساتھ تامل میں ترجمہ کرتا رہا۔

اس کے بعد حضور نے نئے تین بیعت کنندگان سمیت ساری جماعت کی بیعت لی یہ نظارہ بھی اپنی نظیر آپ تھا۔

اس روح پرور مجلس کے بعد مسجد احمدیہ کے ملحق قبرستان میں حضور مع احباب جماعت تشریف لے گئے جہاں پر حضور نے رشید احمد شہید کی قبر پر نہایت رقت آمیز اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد مسجد میں احباب جماعت نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ خاص طور پر وہ نوجوان جو مختلف ڈیوٹیوں کی وجہ سے حضور سے مصافحہ نہیں کر سکتے تھے۔ اُن کا تعارف کروایا گیا۔ اُنہیں حضور نے ازراہ شفقت، مصافحہ کے علاوہ معانقہ کا بھی شرف بخشا اس کے بعد حضور تھوڑی دیر کے لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف تشریف لے گئے اور کچھ دیر اُن میں رونق افروز ہوئے۔ بعدہٗ حضور نے مسجد میں تشریف لا کر احباب کے ساتھ مشروبات نوش فرمائیں۔ اس کے بعد کولمبو کے لئے روانہ ہوئے۔ کولمبو پہنچ کر حضور نے بنگلہ پر ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اور اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

اُس دن شام کو بعد نماز مغرب و عشاء مجلس علم و عرفان منعقد ہوئی۔ جو رات کے ۱۱ بجے تک جاری رہی۔ اس مجلس میں احباب جماعت نے بہت سارے علمی مسائل کی حقیقت اور ان کی حکمت دریافت کی۔ یہ مجلس بہت ایمان افروز اور پُر از معلومات اور علمی اضافہ کی موجب بنی۔

مورخہ ۱۳ اکتوبر بروز جمعرات

حضور اقدس کی واپس روانگی کا پروگرام تھا جس کی وجہ سے ہر احمدی کا چہرہ اُترا ہوا تھا۔ اور دل بھرا ہوا تھا۔ جدائی کے صدمہ سے اکثر کے آنسو رواں تھے۔ اور بہتوں کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں

حضور صبح سوا پانچ بجے بنگلہ میں تشریف لے آئے۔ فجر کی نماز کے بعد بعض ضروری اور اہم فیصلہ جات سنائے اس کے بعد ایک پُرسوز اور رقت آمیز اجتماعی دُعا فرمائی اور تمام احباب کو باری باری مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ اور السلام علیکم کا تحفہ دیتے ہوئے قیام گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

وہاں سے حضور مع قافلہ چار موٹر کاروں اور دو ویگنوں میں طیران گاہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں جماعت ہائے سری لنکا کے سینکڑوں مرد و زن اور بچگان نہایت بے تابی اور بے چینی سے حضور کے منتظر کھڑے تھے۔ حضور نے وہاں بھی سبھوں کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشا۔ حضور اقدس کے ساتھ بے انتہا عقیدت و محبت اور والہانہ تعلق کی بناء پر اُن کو کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دُعا کروائی اور السلام علیکم کا برکت تحفہ دیتے ہوئے اور سبھوں کو ہاتھ ہلا کر الوداع کہتے ہوئے رخصت ہوئے۔ تمام احباب و مستورات جہاز کے پرواز تک طیران گاہ کے باہر نہایت تیز دھوپ میں اپنے دل و جان سے پیارے آقا کے پیار و محبت میں سرشار ہو کر انتظار میں کھڑے رہے۔ جوں ہی جہاز طیران گاہ سے پرواز ہوا بہت دیر تک احباب اُڑتے ہوئے جہاز کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہے۔ بالآخر مغموم دلوں اور پُرنم آنکھوں کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دل و جان سے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سایۂ رحمت دیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینجر بدر)

گورنر پنجاب بی۔ ڈی پانڈے کی خدمت میں قرآن کریم کی پیشکش

قادیان ۱۰ نومبر ۱۹۸۳ء۔ آج پنجاب کے گورنر شری بی۔ ڈی پانڈے دورہ پنجاب کے تسلسل میں پہلی مرتبہ گورداسپور تشریف لائے۔ اس موقعہ پر موصوف کی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ ایک عمارت کا سنگ بنیاد اور پنجاب نیشنل بینک کی طرف سے غرباء کے لئے دیئے گئے قرضہ جات تقسیم فرمانا بھی تھا۔ چنانچہ اس موقعہ کے لئے منعقد کی گئی تقریب میں قادیان سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ۔ محترم فضل الٰہی خان صاحب درویش نائب ناظر امور عامہ۔ محترم سید تنویر احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ۔ محترم مولوی عبدالحی صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ محترم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ اور خاکسار جاوید اقبال اختر کے علاوہ ۲۵ کے قریب مدرسہ احمدیہ کے طلباء ایک بس پر گورداسپور گئے۔ محترم مولانا امینی صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے موصوف کا استقبال کیا اور تقریب کے دوران گورنر صاحب کی خدمت میں قرآن مجید کا نسخہ پیش کیا۔ جسے موصوف نے خوشی و عقیدت کے ساتھ قبول کیا۔ اس موقعہ پر گورنر صاحب اور دیگر منتظمین نے جماعتِ احمدیہ کے افراد کی اس تقریب میں شرکت پر خوشی کا اظہار کیا۔ شکریہ ادا کیا گورنر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران مختلف مذاہب کے لوگوں کو آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کی۔ اس موقعہ پر لی گئی تصاویر کو بی۔ ون والوں نے بھی پیش کیا۔

خدا کی راہ میں خرچ کر کے انسان خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن سکتا ہے

خدا کی خاطر ہم جو بھی مال پیش کریں وہ خالصۃً تقویٰ پر مبنی ہونا چاہیئے!

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

دارالہجرت ربوہ میں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۹ ویں سالانہ اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے روح پرور افتتاحی و اختتامی خطابات کا ملخص

دارالہجرت ربوہ میں عالمگیر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۹ واں سالانہ اجتماع اپنی شاندار روایات کے ساتھ ۲۱-۲۲-۲۳ر اکتوبر کی تاریخوں میں منعقد ہوا۔ مطبوعہ رپورٹ کے مطابق اس اجتماع میں حاضری کا اندازہ بیس ہزار خدام۔ انصار اور اطفال ' سے زائد تھا جس میں ملک کے کونے کونے سے آنے ہوئے خدام و اطفال کے علاوہ گیارہ بیرونی ممالک سے بھی خدام نمائندگان تشریف لائے تھے۔ تین روز تک علمائے سلسلہ کی تقاریر علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ ــــ اور سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے روح پرور خطابات سے اس اجتماع کا افتتاح اور اختتام فرمایا

روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۴ر ۲۵ر اور ۲۶ر اکتوبر سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خطابات کا خلاصہ قارئین بدر کے روحانی استفادہ کے لئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے ــــ

(ایڈیٹر بدر)

افتتاحی خطاب کا ملخص

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱ر اکتوبر کو مقام اجتماع میں تشریف لاکر تلاوت و نظم کے بعد چار بجکر دس منٹ سے چار بجکر چالیس منٹ تک یعنی نصف گھنٹہ خطاب فرمایا

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرتا ہوں کہ پہلے کی طرح اب بھی اس اجتماع میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے گذشتہ سال افتتاح کے دن پانچ ہزار سے زائد خدام تھے جبکہ آج ۷۲۸۲ خدام حاضر ہیں. گذشتہ سال پہلے روز ۵۱۸ مجالس کی نمائندگی تھی جبکہ آج ۶۱۵ مجالس حاضر ہیں. نمائندین پچھلے سال کی تعداد ۲۰۰۰ کی بجائے ۲۵۸۰ ہیں پچھلے سال ۱۱۶۹ سائیکل سوار خدام آئے تھے جبکہ امسال ۱۳۱۶ خدام سائیکلوں پر آئے ہیں

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہم ہر سال بڑی شان سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں کہ میں اس جماعت کو بڑھاؤں گا۔ حضور نے فرمایا اپنے حوصلوں اور امیدوں کو بلند کریں پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح آپ کو اور ترقیات سے نوازتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سندھ کے ایک دوست کے رویاء اور اپنے ایک رویاء سے استنباط کرتے ہوئے جماعت کو یہ خوشخبری دی کہ انشاء اللہ تعالیٰ فجی میں احمدیت کو بہت فروغ حاصل ہوگا. حضور نے فرمایا فجی جاکر مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہ قوم اسلام قبول کرنے کے لئے بالکل تیار بیٹھی ہے۔ اس مقصد کے لئے اب باقاعدہ منصوبہ بندی کے ذریعہ کوشش شروع کردی گئی ہے۔ احباب کے دلوں میں بڑا عزم اور جذبہ ہے اور وہ جماعت کی ترقی کے لئے بے پناہ قربانیاں دینے کو تیار ہیں اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ فجی کے احمدی احباب کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ مقامی لوگوں کی زبان سیکھیں ان سے روابط استوار کریں اور انہیں احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ فجی کی جماعت کے بارے میں حضور نے فرمایا یہ جماعت تعداد کے لحاظ سے کم مگر اخلاص کے لحاظ سے بہت مضبوط ہے۔ وہاں کے مقامی ہندو سکھ لیڈروں نے کھلے بندوں احباب جماعت کے کردار کی تعریف کی اس سے مجھے خوشی ہوئی کہ اس جماعت میں ترقی کرنے کا مادہ موجود ہے۔

حضور نے فرمایا فجی میں اسلام کی اشاعت کے لئے میں بھی دعا کرتا ہوں احباب جماعت بھی اس کے لئے خصوصی دعا کریں۔ فجی کوئی بڑا ملک نہیں۔ یہ چند دنوں کی بات ہے۔ ایک قدم ایک چھلانگ اور ایک جھٹکا کافی ہے میں بڑا بڑا امید ہو کر وہاں سے آیا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل نازل کیا تو وہ میری امیدوں سے کہیں بڑھ کر فضل فرمائے گا مجھے نظر آرہا ہے کہ ساری دنیا میں اسلام پھیلنے کے دن قریب آگئے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور اس کے بعد السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

اختتامی خطاب کا ملخص

مورخہ ۲۳ر اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ۳۹ ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک یادگار اور معرکۃ آراء خطاب فرمایا جس نے احباب جماعت کے دلوں کو ہلا کر رکھدیا. حضور انور کا یہ خطاب ۳ بجکر ۴ منٹ سے ۵ بجکر ۲۴ منٹ تک یعنی ایک گھنٹہ بیس منٹ جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکر کا حق ادا کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ ہاں اللہ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کا شکر ادا کرنا انسان پر فرض ہے یہ ہجوم جو اجتماع میں شرکت کے لئے بہت بڑی تعداد میں یہاں پہنچا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے ایک عظیم احسان کو آشکار کر رہا ہے۔ اس نے دلوں کو اللہ کی طرف اور مائل کر دیا ہے اور ہمارے سینوں کو شکر کے جذبات سے بھر دیا ہے۔

حضور نے اپنے دورہ مشرق بعید کے ضمن میں فجی کے ملک کے حالات بیان فرمائے۔ حضور نے ملک کی جغرافیائی اور اقتصادی صورت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا یہ امن پسند سادہ اور بے تکلف لوگ ہیں بہت پیار کرنے والے ہیں۔ ان میں آپس میں کوئی منافرت نہیں پائی جاتی سوائے جماعت احمدیہ کی مخالفت کے اور اس کا ہمیں اس لئے فکر نہیں کہ یہ ہمارا مقدر ہے۔ اور ہماری صداقت کا ثبوت ہے اور یہ وہ چیز ہے جس پر اہل فجی کا کوئی اختیار نہیں حضور نے اس مخالفت کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ سارے ملک میں بڑے منظم طور پر ہماری مخالفت کی گئی۔ آغاز میں ہی پہلے کوشش کی گئی کہ امام جماعت احمدیہ کو وی آئی پی درجہ نہ ملے۔ یہ کوشش ناکام رہی ناندی شہر کے میئر کی طرف سے

CIVIC CENTRE میں استقبالیہ دینے کا پروگرام مخالفین نے منسوخ کرادیا پھر وہاں کے وزیر کی مداخلت پر تقریب استقبالیہ منعقد ہوئی۔ جب یہ کوشش بھی ناکام رہی تو بائیکاٹ کی مہم چلائی گئی کہ کوئی تقریب میں نہ جائے اس کے باوجود ہال بھرا ہوا تھا پھر یہ کوشش کی گئی کہ تقریب میں شریک امام جماعت احمدیہ پر سوالات کی بوچھاڑ کرکے ان کا اثر زائل کیا جائے. چنانچہ ایک عالم دین پوری تیاری کرکے آئے مگر چند منٹ کی گفتگو میں ہی لاجواب ہو کر اٹھ کر چلے گئے ان کے ساتھ گنتی کے چند آدمی ہی اٹھ کر گئے باقی لوگ اطمینان سے بیٹھے رہے اور کارروائی کامیابی سے جاری رہی پھر ایک عیسائی نے سوال کیا اور خود تسلیم کیا کہ اس کی تسلی ہوگئی. حضور نے فرمایا اسی طرح غیر مبایعین نے بھی اخلاص کا اظہار کیا فجی کے غیر مبایعین شریف الطبع اور نیک دل لوگ ہیں وہ برابر شامل ہوتے رہے۔

حضور نے فرمایا اس دورے کا ایک اور اہم فائدہ یہ ہوا کہ احباب جماعت کو محسوس ہوا بہت سے احمدی جو بے تعلق ہو چکے تھے وہ پھر سے مخلص اور پرجوش احمدی بن گئے اور اہل فجی نے بے اختیار کہا کہ آپ کے آنے سے ہمارے بچے ہمیں واپس مل گئے ہیں جماعت کے ایک بہت بڑے معترض احمدی نے بڑی ندامت سے کہا کہ مجھے تو علم ہی نہیں تھا کہ احمدیت یہ چیز ہے آج کے بعد آپ میرے بارے میں کوئی شکایت نہ سنیں گے۔ ایک احمدی نوجوان نے جس کی آنکھوں سے مجلس کی ابتداء میں بے تعلقی اور بیزاری جھلک رہی تھی. مجلس کے اختتام پر محبت بھری نظروں سے دیکھا اور کہا کہ میں آج سے صحیح احمدی بنا ہوں۔

حضور نے فرمایا یہ محض اللہ کا احسان ہے دلوں کا بدلنا صرف اسی کے اختیار میں ہے ان سب باتوں کے پیچھے صرف میرے مولیٰ کا ہاتھ کارفرما ہے۔ اور کچھ نہیں۔

صوا ہال میں جو لیکچر ہوا اس کو ناکام بنانے کے لئے کوشش ہوئی بائیکاٹ کی مہم چلائی گئی کہ لوگ نہ جائیں۔ اس کے باوجود بڑی تعداد میں لوگ آئے وہاں بھی علماء کا ایک گروہ تیاری کرکے آیا ہوا تھا تقریر شروع ہونے کے دس منٹ بعد ایک مولوی صاحب اٹھے اور دس پندرہ آدمیوں کے ساتھ نکل گئے۔ باہر جاکر انہوں نے اپنے ساتھیوں کے استفسار پر بتایا۔

"چلو چلو کوئی سوال نہیں کرنا وہ پسینے چھڑا دے گا۔"

حضور نے فرمایا جو پسینے چھڑانے آئے تھے ان کے خود پسینے چھوٹ گئے۔ ہر تقریب میں اللہ کے فرشتے کام کر رہے تھے۔ شریروں کے شرارے ہم نے خود ان پر پڑتے دیکھے۔

حضور نے فجی میں منعقد کی جانیوالی مجلس شوریٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بیشمار فائدے حاصل ہوئے۔ نہ صرف اس ملک کو روحانی طور پر جیتنے کے پروگرام بنائے گئے بلکہ ارد گرد کے جو چار جزیرے ہیں ان

کو روحانی طور پر فتح کرنے کے لئے ہیں۔ کہا کہ مجھے ان کی فتح کے لئے سپہ سالار چاہئیں جو اپنے خرچ پر وہاں جا کر احمدیت کی تبلیغ کریں چنانچہ اسی مجلس میں دو بھائیوں نے اس تحریک پر لبیک کہا کہ جزیرہ لوٹوکا کی فتح ہمارے ذمہ ہے۔ حضور نے فرمایا میں نے انہیں کہا کہ آپ ہی خرچ کریں گے آپ ہی ذرائع ڈھونڈیں گے آپ ہی مبلغ اور آپ ہی سپاہی ہوں گے۔ یہ عہد کرتے ہیں تو منظور ہے۔ چنانچہ ان دونوں بھائیوں نے اسی طرح عہد کیا اور ایک اور احمدی دوست نے جو استاد ہیں۔ ایسی ہی پیشکش کی۔ چنانچہ ان کے سپرد محمودا کا جزیرہ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ وہاں جا کر روزگار تلاش کریں گے اور احمدیت کی تبلیغ کریں گے اسی طرح ایک مجلس میں اندرون فجی کے لئے بھی تبلیغی منصوبہ بندی کی گئی اور فجی کے احمدیوں نے اس بات کا عہد کیا کہ وہ بہت جلد سارے جزیرہ فجی کو احمدیت کے لئے جیت کر دم لیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ فجی میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہوا رکھا ہے۔ اب اس ترجمے پر نظر ثانی کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جو چند ماہ میں خود بھی غور کر کے اور ماہرین کو بھی دکھا کر ترجمہ شائع کرا دے گی۔ انشاء اللہ یہ فجیئن زبان میں قرآن کریم کا پہلا ترجمہ ہوگا۔ جس کی اشاعت کی سعادت جماعت احمدیہ کے حصے آئے گی۔

حضور نے فرمایا فجی میں ترجمۂ قرآن کریم سکھانے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ اسی طرح ان کی اردو زبان بھی ان کی اپنی بنائی ہوئی ہے اور تلفظ بھی بہت خراب ہے۔ اگرچہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بہت خلوص اور محبت سے پڑھتے تھے۔ مگر غلط تلفظ سے بہت کوفت ہوتی تھی ان کو صحیح اردو سکھانے خصوصاً صحیح تلفظ سکھانے کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ یہاں سے مختلف جلسوں کی کیسٹ ان کو بھیجی جائیں گی۔ حضور نے فرمایا اس ملک میں مبلغین کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائیگا

حضور نے فرمایا سارے سفر کے دوران میں نے محسوس کیا اور پہلے بھی میں یہ کہتا رہا ہوں کہ ہماری ساری جماعت کی مجموعی طاقت بھی اس لائق نہیں کہ دنیا میں انقلاب بپا کر سکے۔ لیکن ہمارے اندر کچھ ایسی وسعتیں ضرور ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم فرض ہمارے اوپر ڈالا ہے یہ وسعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی وسعت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم دنیا میں یہ انقلاب پیدا کرنے کے قابل بننے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا میں نے محسوس کیا ہے کہ نوجوانوں میں عبادت کی طرف ابھی پوری توجہ نہیں اس لئے ضروری ہے کہ آپ نماز با جماعت کو بڑے زور سے قائم کریں نماز میں اللہ سے تعلق کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ جہاں جہاں احمدی خدا تعالیٰ کا سب سے زیادہ عبادت گزار ہوگا وہاں ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ دنیا کے مقابل پر عبادت کرنے والے کو ہلاک کر دے دنیا کے ہاتھ میں سب طاقتیں اور وسائل ہیں صرف ایک چیز یعنی عبادت نہیں ہے۔ اگر عبادت آپ کے اندر صحیح طور پر قائم ہو جائے تو دنیا آپ کو کبھی شکست نہیں دے سکتی

دوسری بات حضور نے یہ بیان فرمائی کہ بنی نوع انسان کی گہری ہمدردی اپنے اندر پیدا کریں آپ کے خلاف کی جانے والی نفرتیں جو بھی روپ دھار لیں۔ وہ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتیں بشرطیکہ آپ رحمۃ للعالمین کی غلامی کے تقاضوں کو پورا کرنے کا عزم کر لیں اور اپنے جذبۂ رحمت پر آنچ نہ آنے دیں۔ ہر نفرت کا جواب آپ کو محبت سے دینا ہوگا۔ آج دنیا کو خدائی محبت کی ضرورت ہے۔ عبادت اور بنی نوع سے محبت کا مطلب خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے اور یہی تعلق ہر کامیابی کا ذریعہ ہے۔

حضور نے فرمایا آج یورپ اور امریکہ میں مغربیت کی سے پر شیطان بنسی بجا رہا ہے۔ اور یورپ کی ایک پرانی کہانی کے بچوں کی طرح خدا کے بندے اپنی تباہی سے بے پرواہ ہو کر ہلاکتوں کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ اس جادو کا مقابلہ کس طرح ہوگا؟ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بتایا گیا کہ ایک نبی کرشن تھا بنسی بجانے والا اس کے نام پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام کو بھی بنسی بجانے والا کرشن کنہیا قرار دیا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ یہ بنسی جیتے گی اور شیطان کی بنسی اس کے مقابلہ پر ٹوٹ پھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔

حضور نے بآواز بلند فرمایا اے احمدی نوجوانو! اٹھو اور دنیا میں پھیل جاؤ۔ خدا کی محبت کی بنسی بجاؤ جو مسیح موعود علیہ السلام نے تمہیں عطا کی ہے۔ اب شیطان کی بنسی کے دن گنے جا چکے ہیں۔ خدا کی بنسی وہ بنسی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

اس لئے جب تم عشق خدا اور عشق رسولؐ کی بنسی بجاتے ہوئے دنیا میں نکل جاؤ گے تو فرشتے تمہاری لے پر گائیں۔

حضور نے پُر جلال لہجے میں فرمایا احمدی نوجوانو! اٹھو تم سے دنیا کی تقدیر وابستہ ہے جاؤ فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے۔

آخر میں حضور نے فرمایا آئیں اب ہم مل کر الحاح اور درد سے اپنے رب کے حضور جھکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نیک ارادوں کو دوام بخشے۔ آپ کی توقعات سے بھی بڑھ کر آپ کو اپنی ایسی محبت عطا کرے۔ جو ساری محبتوں پر غالب آئے حضور نے نہایت پُر یقین اور پُر عزم آواز میں فرمایا اسلام کا غلبہ بہت نزدیک ہے میں خدا کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اسلام کی فتح کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں۔ آپ اپنے دل بدلیں۔ یہی بات ہے جو میں آپ کو بار بار کہتا ہوں

پیارے آقا ایدہ اللہ نے یہ آخری چند جملے اتنے جذب کی گہرائی میں ڈوب کر اس درجہ عزم اور یقین سے کہے کہ خدام و انصار کے دل میں تیر کی طرح اُترتے گئے اور بے اختیار احباب پر رقت طاری ہو گئی اس کے ساتھ ہی حضور نے دُعا شروع کروا دی اور نہایت ہی درد و سوز اور آنسوؤں سے بھری ہوئی یادگار دعا ہوئی۔ کوئی شخص اس پنڈال میں ایسا نہ رہا جس کی آنکھوں سے اپنے مولا کے حضور عجز و نیاز کے آنسو نہ جاری ہوئے ہوں۔

دعا پر اس اجتماع کا اختتام ہوا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

اخبار قادیان

● مورخہ ۷/۱۱/۸۳ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد عزیزم منیر احمد صاحب بدر اسی متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ سری لنکا کے چشم دید حالات سنائے۔ اس کے بعد صدر مجلس نے محترم عابد حنیف صاحب جو ربوہ میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں بطور نمائندہ مجالس امریکہ شرکت فرمانے کے بعد قادیان تشریف لائے تھے، کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد محترم عابد حنیف صاحب نے امریکہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اجتماع انصار اللہ کے مختصر حالات سنائے محترم امینی صاحب نے اس انگریزی تقریر کا خلاصہ بیان کیا۔ بعد دُعا اجلاس برخاست ہوا۔ محترم عابد حنیف صاحب اگلے روز مورخہ ۸/۱۱/۸۳ کو واپس تشریف لے گئے

● مورخہ ۱/۱۱/۸۳ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم قمر الدین صاحب درویش قادیان کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے آمین۔

● مقامی طور پر مکرم مولوی عبد اللہ صاحب درویش۔ مکرم حاجی محمد اشرف صاحب مکرم حافظ اللہ دین صاحب درویش۔ مکرم سید بدر الدین احمد صاحب بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب سب مریضوں کی کامل صحت کے لئے دُعا کریں۔

اعلانات نکاح

مورخہ ۱/۱۱/۸۳ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دُعا کرائی۔

① ۔ عزیزم مکرم محمود احمد صاحب خادم ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش کے نکاح کا اعلان عزیزہ مکرمہ طاہرہ مہدی صاحبہ بنت مکرم فضل سمیع صاحب آف بٹالہ کے ساتھ بعوض مبلغ -/۳۰۰۰ روپے حق مہر پر

② ۔ عزیز مکرم تنویر احمد صاحب خادم ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش کے نکاح کا اعلان عزیزہ مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد عبد الحی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کے ساتھ بعوض مبلغ -/۲۰۰۰ روپے حق مہر پر

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے آمین۔

نوٹ :۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش نے خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ -/۲۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

(ادارہ)

تیسری آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ کانفرنس (بقیہ صفحہ اوّل)

۲۱ اکتوبر کے دن بمبئی آرہے ہیں جس میں ہندوستان کے گوشے گوشے سے اسکالر شریک ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آندھرا۔ پنجاب۔ یوپی۔ بہار۔ تامل ناڈو وکیرالہ و میسور سے بھی کثیر تعداد میں مندوبین شریک ہو رہے ہیں۔
(انقلاب ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و دیگر مہمانان کرام کی آمد

کیرالہ۔ لکھنؤ۔ عثمان آباد۔ ساونت واڑی کے بعض احباب کانفرنس سے قبل ہی اپنے کچھ ایام تبلیغ کے لئے وقف کر کے بمبئی آگئے تھے۔ مگر باقاعدہ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ ۱۸ اکتوبر سے شروع ہوا۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ ۱۸ اکتوبر کی صبح بذریعہ فرنٹیر میل بمبئی سنٹرل اسٹیشن تشریف لائے۔ جہاں جملہ احباب جماعت، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس افراد کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضرت میاں صاحب نے احباب سے مصافحہ و معانقہ فرمایا۔ بعد ازاں آپ A.C.M.A ہوسٹل تشریف لائے جہاں آپ کے قیام کا انتظام تھا۔

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ۔ محترم منظور احمد صاحب بسوز وکیل المال تحریک جدید۔ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید، مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید اور محترم سید فضل احمد صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی پٹنہ مورخہ ۲۰ اکتوبر کو بمبئی تشریف لائے۔ جبکہ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ۱۸ اکتوبر کو اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد، مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر بدر ۲۲ اکتوبر کو بمبئی وارد ہوئے۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر و گجرات کے علاوہ پنجاب۔ بہار۔ کیرالہ۔ تامل ناڈو۔ کرناٹک۔ آندھرا۔ مدھیہ پردیش۔ اُتر پردیش۔ اور ماریشس کے مندوبین بھی کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

گورنر مہاراشٹر سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی ملاقات

مورخہ ۱۸ اکتوبر شام پانچ بجے جناب گورنر صاحب کی دعوت پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب گورنر ہاؤس تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی محترم سید فضل احمد صاحب مکرم سید شہاب احمد صاحب اور خاکسار راقم الحروف کو بھی جانے کا موقعہ ملا۔

جناب آئی۔ ایچ لطیف صاحب گورنر آف مہاراشٹر کی خدمت میں حضرت میاں صاحب نے قرآن کریم انگریزی ترجمہ اور دعوت الامیر کا تحفہ پیش کیا۔ اسی طرح سید فضل احمد صاحب نے اپنی چند مطبوعہ تقاریر بھی پیش کیں۔ جسے گورنر صاحب نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ گورنر صاحب سے انتہائی دلچسپ ماحول میں تبلیغی و اصلاحی تبادلہ خیال ہوا۔

مورخہ ۱۲ اکتوبر شب نو بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سیلون پر مشتمل V.D.O کیسٹ الحق بلڈنگ کے احاطہ میں دکھائی گئی۔ جس کو اپنوں کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی انتہائی دلچسپی سے دیکھا۔

کانفرنس کا پہلا دن

مورخہ ۲۲ اکتوبر سے کانفرنس کے پروگرام شروع ہوگئے۔ بعد نماز فجر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "قبولیت دُعا" کے موضوع پر درس دیا۔

افتتاحی اجلاس ٹھیک ساڑھے نو بجے الحق بلڈنگ کے احاطہ میں کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کا آغاز محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت مکرم صدیق احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب الحق بلڈنگ پر لوائے احمدیت لہرانے کے لئے مقررہ مقام پر تشریف لائے اور دُعاؤں اور نعروں کے درمیان لوائے احمدیت فضا میں لہرایا۔ بعدہٗ آپ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام پڑھ کر سُنایا جو آپ نے از راہ شفقت سری لنکا سے اس کانفرنس کے لئے بھجوایا تھا۔ پیغام کے بعد صاحب صدر نے حاضرین سمیت دعا فرمائی اور دُعا کے بعد تمام حاضرین اگلے پروگرام کے لئے A.C.M.A ہاؤس کے ہال میں تشریف لائے۔ جہاں جماعتِ احمدیہ مہاراشٹر و گجرات کی جانب سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر بمبئی کے غریب و نادار جھونپڑپٹی کے پچاس بچوں کو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اسکول یونیفارم اور کتب کا تحفہ دیا گیا۔ اس استقبالیہ تقریب میں جناب ستیش پڈبیتکر اسٹیٹ منسٹر ویلفر اینڈ مسلم نے بھی شرکت فرمائی۔

سب سے پہلے مکرم سید شہاب احمد صاحب نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ویلفر اینڈ مسلم کے اسٹیٹ منسٹر کا تعارف کروایا۔

بعد ازاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ہم خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔ اسلام کے تمام حکموں پر ہم عمل کرتے ہیں۔ ہمارا سلوگن (SLOGAN) ہے (LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE.) جماعتِ احمدیہ کا مرکز پنجاب میں ہے۔ تقسیم ملک کے وقت ہم صرف وہاں ۳۱۳ تھے مگر اب بفضلہ تعالیٰ ڈیڑھ ہزار ہیں۔ ہم اپنے ہندو سکھ بھائیوں کے ساتھ بڑی محبت کے ساتھ رہتے ہیں۔

بعدہٗ محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ نے جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی و رفاہی سرگرمیوں پر مؤثر پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

ازاں بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ مہاراشٹر کے تبلیغی و رفاہی پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے عیدین کے مواقع پر غریبوں کے پاس جانے کی ہدایت فرمائی ہے اور سابقہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ بعض ذہین بچے ایسے ہوتے ہیں جو غریب کی جھونپڑی میں پیدا ہوتے ہیں۔ بچے کے غریب و بے سہارا والدین بچے کو پڑھا نہیں سکتے حضور نے فرمایا تھا ایسے ذہین بچوں کو پڑھانے کا انتظام جماعت احمدیہ کرے گی۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ مہاراشٹر کے افراد اپنے محدود ذرائع و وسائل کے باوجود ایسے بچوں کے والدین کے پاس جھونپڑیوں میں جائیں گے اور اُن کو اپنے بچوں کو پڑھانے کی ترغیب دیں گے اور غریب بچوں کی حد المقدور مدد بھی کی جائے گی۔ چنانچہ آج محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور SLAM ایریا کے منسٹر صاحب کی موجودگی میں جماعت احمدیہ پچاس غریب بچوں کو اسکول کی یونیفارم (وردیاں) اور کتابیں دے کر اس کام کی شروعات کرتی ہے۔ نیز محترم حضرت میاں صاحب اور منسٹر صاحب سے اس کام میں تعاون کی اپیل کرتی ہے۔

اسٹیٹ منسٹر صاحب کی تقریر

شری سوتیش پڈبیتکر اسٹیٹ منسٹر ہاؤسنگ و مسلم نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا حقیقت میں مجھے آج کے دن خوشی ہو رہی ہے کیونکہ بلا لحاظ مذہب و قوم انسانیت کی خدمت کی جائے تو اس سے زیادہ بڑی خدمت کیا ہو سکتی ہے۔ آج جس کام کی شروعات جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوئی ہے۔ جب یہ کامیابی کے ساتھ آگے بڑھے گا تو ہمارے دلیش کا پچاس فیصد دُکھ دُور ہو جائے گا۔ جہاں تک میں نے پڑھا ہے اور میرا عقیدہ ہے کہ ہر دھرم گرنتھ خواہ وہ قرآن ہو گیتا ہو یا بائیبل ہو اس کی عزت کرنی چاہیئے۔ جماعتِ احمدیہ نے انسانیت کی خدمت کی جو ایک مثال مہاراشٹر کی تمام تنظیموں اور انجمنوں کے لئے قائم کی ہے میں اس کا ذکر ہمیشہ ہر جلسہ میں کرونگا اور اس پر عمل کروانے کی کوشش کروں گا...... آپ انسانیت و مذہب کے لئے جو کام کر رہے ہیں اگر آپ کو اس سلسلے میں کسی وقت بھی میری مدد کی ضرورت ہو تو چوبیس گھنٹے میرے گھر کا دروازہ جماعتِ احمدیہ کے لئے کُھلا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس تقریب کے لئے مدعو کیا۔

صدارتی خطاب آخر میں محترم حضرت میاں صاحب نے جناب منسٹر صاحب اور جملہ حاضرین کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ وہ دین یا وہ مذہب جس کو اختیار کر کے انسانی خدمت پیچھے پڑ جاتی ہو اُس کے متعلق ضرور کہنا چاہیئے کہ اس مذہب سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ آج کے اس فنکشن میں جناب پڈبیتکر صاحب نے شمولیت کو قبول فرمایا۔ ہم ان کے مشکور ہیں اور سلم (جھونپڑیوں) کے یہ بچے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان میں سے کتنے ہونہار نکل کر ملک کے کام آئیں لیکن جماعتِ احمدیہ یہ اعلان عام کرتی ہے اور میں اس موقعہ پر یہ اعلان کرتا ہوں بغیر کسی مذہبی فرق کے اگر ایک ہندو کا بچہ اگر کوئی عیسائی کا بچہ اگر کسی شیڈول کاسٹ کا بچہ کوئی بھی بچہ ہو وہ مستحق ہے مگر اس کے ماں باپ پڑھانے کی استطاعت نہیں رکھتے مگر وہ ایسی صلاحیتیں رکھتا ہے کہ اگر وہ ضائع ہوگئیں تو قومی نقصان ہوگا تو جماعت احمدیہ اس کے لئے تیار ہے اور آگے بڑھے گی اور اس بچے کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کو اپنے لئے موجب سعادت سمجھے گی۔ یہ اعلان ہمارے موجودہ امام (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) نے بھی کیا۔ اور ہر جگہ ہم اس کو پیش کرتے ہیں۔ اور ہم ممنون احسان ہوں گے کہ وہ ہمیں اس خدمت کا موقعہ دیں۔

لیس میں ایک بار پھر منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے۔ یہ کام ان کی منسٹری سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اور ان بچوں کے لئے بھی ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو پروان چڑھائے اور انسانیت و ملک کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد وہ روح پرور منظر تقریب شروع ہوئی جب حضرت میاں صاحب منسٹر صاحب کے ہاتھ میں اور منسٹر صاحب ان بچوں کے ہاتھ میں یونیفارم، دریوں و کتب پر مشتمل پیکٹ بطور تحفہ دے رہے تھے۔ اس موقعہ پر ۲۵ بچوں کو تحائف دیئے گئے۔ اور اسی مجلس میں جناب پٹنائک صاحب کی خدمت میں قرآن مجید انگریزی اور جماعت کے لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے غریب بچیوں کے لئے تحائف

چھوٹی پٹی کی پانچ غریب بچیوں کے لئے محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے دست مبارک سے اسکول کی مستعملہ تحائف پیش کئے۔ بعد ازاں ۸۔ ۷ بجے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں جملہ حاضرین کی تواضع کی گئی۔ حضرت میاں صاحب انتہائی شفقت و محبت سے اپنے دست مبارک سے ان بچوں کو مٹھائی و ناشتہ کے پیکٹس دے رہے تھے۔

انتہائی محبت و یگانگت کے ماحول میں یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

اوبرائے ٹاور میں پریس کانفرنس

مورخہ ۲۳ اکتوبر شام ساڑھے چھ بجے بمبئی کے مشہور ہوٹل اوبرائے ٹاور کے من سٹ ہال میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں پریس ریڈیو کے نمائندگان کے سامنے مکرم سید شہاب احمد صاحب نے عزت مآب حضرت میاں صاحب اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں حضرت میاں صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد اور قیام کی غرض و غایت پر مشتمل ایک مختصر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت میاں صاحب نے انتہائی مؤثر و مدلل انداز میں پریس نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ دوسرے روز اخبارات میں اس کی خبریں شائع ہوئیں۔ ایک گھنٹہ کی اس پریس کانفرنس کے بعد جملہ حاضرین اور پریس والوں کی تواضع کی گئی۔

شبینہ اجلاس

آٹھ بجے شب بیسبہ منڈ گراؤنڈ میں کانفرنس کے شبینہ اجلاس کی کاروائی محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی زیر صدارت مکرم عبد الباری صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب نعفطو کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب صدر شعبہ فزکس عثمانیہ یونیورسٹی کی تھی آپ نے "رازہائے کائنات قرآن و سائینس کی روشنی میں" کے عنوان پر ایک مدلل تقریر فرمائی جس کو تعلیم یافتہ طبقے نے بڑے غور و انہماک سے سُنا۔

دوسری تقریر خاکسار محمد حمید کوثر نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کی۔

بعدہٗ محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے موعود اقوام عالم کے عنوان پر ایک مؤثر اور مدلل تقریر فرمائی جس کو مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم دوستوں نے بھی بہت پسند کیا۔ ازاں بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ حیدر آباد نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے عنوان پر تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کسر صلیب اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا بالتفصیل ذکر فرمایا۔

بعدہٗ "جماعت احمدیہ کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ" کے عنوان پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے انتہائی مدلل تقریر فرمائی۔ اور جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کی حقیقت بیان کرکے وضاحت کے ساتھ جماعت کے عقائد بیان فرمائے۔

آخر میں محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ نے "اسلام اور امن عالم" کے موضوع پر پہلے اردو میں پھر انگریزی میں تقریر کی۔ آپ کی تقریر انگریزی داں طبقے میں بے حد مقبول ہوئی۔

خطاب محترم صاحبزادہ صاحب

جلسہ کی دوسری تقریر کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جلسہ گاہ میں تشریف لائے تھے چنانچہ بقیہ پروگرام آپ کی ہی زیر صدارت اختتام کو پہنچا۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں مختصر رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالنے کے بعد حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آپ جماعت کے لٹریچر کو پڑھیں پھر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی فرمائے۔ بعد دعا بخیر و خوبی گیارہ بجے شب کانفرنس کے پہلے دن کے پروگرام اختتام کو پہنچے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس جلسے میں ہمارے غیر از جماعت سنجیدہ دوست کثرت سے تشریف لائے اور تقاریر کو انتہائی غور سے سُنا۔

کانفرنس کا دوسرا دن

بعد نماز فجر محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے صداقت احمدیت کے زیر عنوان مؤثر درس دیا۔ کیونکہ الحق بلڈنگ کی چھت پر لاؤڈ اسپیکر کے ہارن نصب ہیں اس لئے دور کے افراد نے بھی اس درس کو سُنا اور بعض نے سوالات بھی کئے۔

گوردوارہ سنگھ سبھا دادر میں تقریر

طے شدہ پروگرام کے مطابق ٹھیک دس بجے محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب، محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی، مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید، مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید اور خاکسار گوردوارہ پہنچ گئے۔ ٹھیک سوا دس بجے محترم مولانا امینی صاحب کی تقریر شروع ہوئی آپ نے پینتالیس منٹ کی تقریر میں گورونانک جی مہاراج کی تعلیمات اور مسلمانوں سے ان کے تعلقات کو بڑے ہی دلکش انداز میں بیان فرمایا۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تعلیمات کا ذکر کیا جس کے مطابق جماعت احمدیہ گروجی مہاراج کو انتہائی عزت و تکریم کا مقام دیتی ہے۔

آخر میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے سنگھ سبھا لائبریری کے لئے ایک قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ بطور تحفہ دیا۔ جس کو پردھان سنگھ سبھا نے انتہائی شکر گذاری و ممنونیت کے جذبہ کے ساتھ قبول کیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مہاراشٹر کا سالانہ اجلاس

ٹھیک دس بجے الحق بلڈنگ کے احاطہ میں ہی مجلس خدام الاحمدیہ مہاراشٹر کا اپنا سالانہ اجلاس زیر صدارت محترم سید فضل احمد صاحب و محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الدین صاحب شروع ہوا اس کی رپورٹ علیحدہ بھجوائی جارہی ہے۔

لجنہ اماء اللہ مہاراشٹر کا سالانہ اجلاس

ٹھیک دس بجے ہی الحق بلڈنگ کے ہال میں ایک تیسرا پروگرام شروع ہوا۔ لجنہ اماء اللہ مہاراشٹر اپنا سالانہ جلسہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد کر رہی تھیں۔ جس میں مہاراشٹر کی لجنہ کے علاوہ یادگیر، حیدر آباد، مالیگاؤں کی احمدی مستورات اور مقامی بمبئی کی بہت سی غیر از جماعت مستورات بھی شریک ہوئیں۔ اس اجلاس کی تفصیلی رپورٹ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھجوائی جارہی ہے۔

ہرے راما ہرے کرشنا مشن کی طرف سے
محترم حضرت صاحبزادہ صاحب و معززین کیلئے ظہرانہ کا اہتمام

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق INTERNATIONAL SOCIETY FOR KRISHNA CONSCIOUSNEES. کی دعوت پر حضرت میاں صاحب، محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ، محترم سید فضل احمد صاحب، محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس اور خاکسار محمد حمید کوثر ٹھیک ایک بجے جوہو بمبئی میں ISKCON مشن پہنچے۔ جناب AMOGHAWLA DAS BRAHCHARY. نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ اور مختصر سے وقت کیلئے بغرض تعارف سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ بہت ہی مدلل سوالات و جوابات ہوئے۔ بعد ازاں مشن کی خوبصورت عمارت کی سیر کروائی گئی۔ اور پھر تمام معززین نے کھانا تناول فرمایا۔ ٹھیک اڑھائی بجے ایرکنڈیشنڈ میٹنگ ہال میں جملہ معززین کو لے جایا گیا۔ اور وہاں تمام معززین کی گلپوشی کی گئی اور سب کا تعارف کروایا گیا۔ بعد ازاں ایک بھجن گایا گیا اور پھر محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے انتہائی اثر انگیز لیکچر قرآن کریم کی آیت ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر اور گائتری منتر پڑھ کر شروع کیا اور قرآن اور گیتا کی روشنی میں بتایا کہ کلجگ میں اوتار آیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا اسلامی عقیدے کے مطابق کرشن جی مہاراج اوتار تھے اور ہم ان کی عزت کرتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا کہ ہندوستان میں ایک نبی گذرے ہیں وہ سانولے رنگ کے تھے اور ان کا نام کنہیا تھا۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح سے حوالہ جات بھی پڑھ کر سُنائے۔

مولانا موصوف کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے فرمایا آج ہم یہاں پہلی بار آئے ہیں اور ہماری جو عزت افزائی منتظمین کی طرف سے کی گئی ہے اس کے لئے ہم مشکور ہیں۔ ہاں میں آنے سے چند منٹ پہلے جو ہمارا تبادلہ خیال ہوا۔ اس سے یہ پتہ چلا کہ اگر تمام مذاہب کے لوگ اسی طرح آپس میں ملتے رہیں تو ہمارے درمیان ایسی بے جا غلط فہمیاں ختم ہو جائیں گی جو بلاوجہ کدورت کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ چلا جو تین گھنٹے جاری رہا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

ٹھیک آٹھ بجے شب گاندھی سیوا منڈل بانڈرہ ویسٹ کی وسیع و عریض سرکس گراؤنڈ پر جلسہ پیشوایان مذاہب کی کاروائی کا آغاز محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر اشتیاق احمد صاحب لکھنوی نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔

بعدہٗ میئر صاحب کی تقریر سے قبل حضرت میاں صاحب نے فرمایا جناب منموہن سنگھ صاحب بیدی میئر آف بمبئی انتہائی معزز شخصیت ہیں۔ انتہائی مصروفیت کے باوجود آپ نے اس جلسہ کی افتتاحی تقریر کے لئے وقت دیا اس کے لئے ہم مشکور ہیں۔

میئر آف بمبئی کا افتتاحی خطاب

میئر صاحب نے فرمایا آج کا جلسہ جماعت احمدیہ نے بمبئی شہر میں رکھا۔ اور اس جلسہ میں شرکت کے لئے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پوتے اور جماعت احمدیہ بھارت کے ہیڈ مرزا وسیم احمد صاحب بمبئی تشریف لائے۔ ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ سب سے اہم بات جو آج یہاں سننے میں آئے گی وہ یہ ہے کہ سب دھرموں کے سکالر اپنی مقدس کتب سے اپنے پیشوا کی تعلیم کو بیان کریں گے کہ پرماتما کو کس طرح پایا جا سکتا ہے۔ درحقیقت ایک ہی ہوگا۔ زبانیں الگ الگ ہوں گی۔ آخر میں فرمایا میں جماعت احمدیہ بمبئی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے مجھے اس جلسہ میں شرکت کرنے اور اس کا افتتاح کرنے کا موقعہ دیا۔

اس تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے جناب منموہن سنگھ صاحب بیدی میئر آف بمبئی کی خدمت میں قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ پیش کیا جس کو میئر صاحب نے انتہائی احترام اور خوشی کے ساتھ قبول فرمایا۔

اس کے بعد مختلف مذاہب کے نمائندگان کی تقاریر ہوئیں چنانچہ شری گری راج سوامی جی نے شری کرشن جی مہاراج کی سیرت و تعلیم پر اور جناب پرسن جیت واڈ والکر نے مہاتما گوتم بدھ کی سیرت و سوانح پر۔ گیانی گوربچن سنگھ نڈھرک صاحب نے بابا گورو نانک جی مہاراج کی سیرت و تعلیم پر۔

جناب انڈریو روڈ ڈاکس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح پر اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی اور صدارتی خطاب سے قبل محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ نے پیشوایان مذاہب کے احترام کے موضوع پر اسلام کی تعلیم اور جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے صدارتی خطاب میں فرمایا۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ حکمت کی بات جہاں کہیں سے تمہیں ملے لے لیا کرو۔ پس آج جن بزرگوں اور پیشواؤں کی تعلیم ہم نے سنی ہے ہمیں چاہیئے کہ اچھی باتیں قبول کریں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی اصول کے مطابق یہ اعلان فرمایا کہ ہم تمام رشیوں منیوں کی عزت کرتے ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اسی نعرہ پر اس جلسے کا اختتام ہو۔

پیشوایانِ مذاہب ——— زندہ باد

انسانیت ——— زندہ باد

آخر میں مکرم سید شہاب احمد صاحب نے حضرت میاں صاحب اور علمائے کرام اور دیگر معززین کا جنہوں نے کانفرنس میں شمولیت کے لئے طویل سفر کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اسی طرح اتفاقی طور پر میئر صاحب منسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کانفرنس کے اجلاسات میں شرکت فرمائی۔ اسی طرح پولیس و سرکاری حکام و منتظمین کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور خاص طور پر تمام سکالرز گاندھی سیوا منڈل کے منتظمین اور بڑی تعداد میں حاضر ہونے والے مسلم و غیر مسلم سامعین بھائیوں کا شکریہ ادا کیا۔

بیعتیں اس کانفرنس سے متاثر ہو کر چار افراد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے اور بھی بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

شکریہ و درخواستِ دعا

اس کانفرنس پر غیر معمولی طور پر مہمانان کرام زیادہ تشریف لائے۔ مہمانوں کی تعداد بعض مواقع پر پانچ صد سے تجاوز کر گئی۔ خواتین بھی کثیر تعداد میں آئیں۔ احمدیہ مسلم مشن الحق بلڈنگ (۱۶ Y.M.C.A روڈ) میں جگہ کی سخت قلت کی وجہ سے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا نو روم Y.M.C.A ہوٹل میں ریزرو کروائے گئے۔ دو کمرے لوبے پیلس ہوٹل میں ریزرو کروائے گئے۔ بمبئی کی چھوٹی سی جماعت کو مہمانوں کے قیام کے سلسلے میں زیر دست مالی بوجھ برداشت کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ←

ہماری ان مشکلات کو جلد از جلد ختم کرنے کے ذرائع پیدا فرمائے۔ الحق موتی بازار الحق بلڈنگ میں مقیم غیر از جماعت کرایہ دار عبد القادر صاحب ابن عبد اللہ صاحب محمد جانی مرحوم کا ممنون و مشکور ہے کہ انہوں نے گیر اندر خصوصی مہمانوں کے قیام کے لئے اپنا بڑا ڈرائنگ روم دیا۔ اس ڈرائنگ روم میں ہمارے معززین محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، محترم منظور احمد صاحب سوز قادیانی، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس حیدر آباد، مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید، مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید، مکرم مومن خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر اخبار بدر، مکرم ارشاد حسین صاحب حیدر آباد نے قیام فرمایا۔

آخر میں خاکسار تمام ان احباب کا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں تعاون فرمایا ان کا شکریہ ادا کرتا ہے خصوصاً قادیان کے خدام عبد الحلیم صاحب طاہر، عبد الحمید صاحب، منیر احمد صاحب طاہر۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

آل مہاراشٹر و گجرات سالانہ کانفرنس بمبئی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

(سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سری لنکا سے درج ذیل پیغام بمبئی کانفرنس کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ نیز ازراہ شفقت مشرق بعید کے دورہ سے ربوہ مراجعت فرما ہونے کے بعد ایک اور تفصیلی پیغام بھی ارسال فرمایا جو انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادران۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ مہاراشٹر اور گجرات بھارت کی جماعتیں امسال اپنا جلسہ سالانہ ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس جلسہ کو بہت کامیاب کرے اور یہ جلسہ جماعت کی علمی۔ اخلاقی اور روحانی تربیت کے لحاظ سے بہت بابرکت ثابت ہو۔

اس موقع پر آپ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیار کا تعلق پیدا کریں۔ خلوص نیت اور صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے احکام بجا لائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمودات پر عمل پیرا رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے احیائے نو کے لئے جو مہم چلائی ہے اس میں مالی اور جانی قربانیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ جماعت کا ہر فرد داعی الی اللہ بن کر بھٹکے ہوئے انسانوں کی ہدایت کے لئے کوشش کرے حتیٰ کہ وہ اپنے خالق اور مالک کو پہچاننے لگیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر وقت دعائیں کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ اور بندہ کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لئے دعا ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کی کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈالے اور ہمیشہ آپ کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

۱۳۶۲ ہش ۱۳-۱۰-۱۹۸۳ء

بمقام کولمبو سری لنکا

درخواست ہائے دعا

○ مکرم ڈاکٹر احمد ڈھلان صاحب جاکرتا (انڈونیشیا) سے اپنی بچی کے لئے نیک مخلص احمدی رشتہ کی تجویز کے بابرکت ہونے اور رضاء الٰہی کے حصول کے لئے ○ مکرم سید رشید احمد صاحب جگردھر پور (بہار) اپنے خسر مکرم مولوی سید ذکر الدین صاحب سونگھڑہ جو ہسپتال میں داخل ہیں کی مکمل صحت شفایابی کے لئے۔ ○ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ سرینگر اپنے بیٹے عزیز محمد سلطان کے امتحان پری میڈیکل جو ۱۷ نومبر سے شروع ہو رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

ایسے موصی احباب کی فوری توجہ کیلئے

جنہوں نے ابھی تک فارم اصل آمد پُر کر کے دفتر ہذا کو واپس نہیں بھجوائے

حصّہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے اُن کی گذشتہ سال (یکم مئی ۱۹۸۲ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء) کی آمد معلوم کرنے کیلئے فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں اور ان میں سے بہت سے احباب کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس دفتر ہذا کو مل گئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دفتر ہذا کی طرف سے حسب ضابطہ ان کو سالانہ حساب بھجوایا جا رہا ہے۔

مگر ابھی بھی ایک خاصی تعداد ایسے موصی احباب کی ہے جن کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر ابھی تک واپس نہیں ملے جن کی وجہ سے اُن کے حسابات نامکمل ہیں ایسے موصی احباب کو جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

اس سلسلہ میں قاعدہ ۴۰۹ کے الفاظ ان کی اطلاع و توجہ کے لئے درج ذیل ہیں :-

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصّہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتاکر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہ اُس کی وصیت کو منسوخ کر دے اور موصی جو رقم بھی بحصّہ وصیت میں ادا کر چکا ہو اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدہ دار نہیں بن سکے گا۔"

عہدیداران جماعت و سیکرٹریان وصایا حضرات سے ضروری گذارش ہے کہ اس اعلان کو اپنی جماعت کے تمام موصی احباب تک پہنچانے کا انتظام کریں تا موصی حضرات میں سے کوئی موصی ایسا نہ رہے جو امسال اپنا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور اپنے حسابات سے آگاہ نہ ہو۔

نوٹ :- حصّہ آمد کا کوئی موصی اگر ایسا ہو جس کو ابھی تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ فارم اصل آمد دفتر ہذا سے طلب کرے یا سادہ کاغذ پر اپنی ہر قسم کی آمد سالانہ درج کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دے کیونکہ ممکن ہے کہ اُن کو بھجوایا گیا فارم ڈاک میں ضائع ہو گیا ہو۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرماویں

عام طور پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت ایسے وفات شدہ موصی صاحبان کے تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ لے آتے ہیں جن کی منظوری مجلس کارپرداز سے نہیں لی ہوتی یا ایسے کم وقت میں اطلاع دیتے ہیں کہ منظوری حاصل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے اس لئے تمام عہدیداران جماعت خصوصاً اور احباب جماعت عموماً قاعدہ ۳۹۵ کو ملحوظ رکھیں قاعدہ کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) قاعدہ ۳۹۵ :-

"کسی موصی کی میّت جو کسی دوسری جگہ بطور امانت دفن کی گئی ہو تو کم از کم چھ ماہ گزرنے کے بعد اس کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لانے کے لئے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا اور بلاحصولِ اجازت میّت کو نہیں لایا جائیگا۔"

(۲) — جس موصی کی میّت کی منظوری بھی مل گئی ہو اس کی اطلاع بھی نظارت بہشتی مقبرہ کو معیّن طور پر دینی ہوگی کہ ہم تابوت فلاں تاریخ کو لا رہے ہیں تا قبر وغیرہ کا انتظام قبل از وقت کیا جا سکے۔ اور موقعہ پر مشکل پیش نہ آئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواست دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ محترم حافظ سخاوت علی صاحب دس روز امرتسر ہسپتال میں داخل رہ کر واپس گھر آئی ہیں۔ لیکن تاحال کھانسی اور جوڑوں کے درد میں مکمل افاقہ نہیں ہوا۔ صحتِ کاملہ کے لئے احباب دُعا کریں۔ خاکسار۔ مظفر احمد اقبال قادیان۔

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے

ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔ جو احباب ایام جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد بوقت واپسی ریل کے ذریعہ سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ ریزرو کروانا چاہتے ہوں وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ فوری طور پر دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تا ان کی حسب ضرورت سیٹ یا برتھ امرتسر اسٹیشن سے بروقت ریزرو کروائی جا سکے۔ اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو کرایہ معہ تفصیل رقم بھی ارسال کی جائے۔ نیز دفتر ہذا کو اپنی چٹھی میں مندرجہ ذیل امور بھی تحریر فرما دیں۔

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں کی ریزرویشن درکار ہے۔

(۳) درجہ (یعنی فرسٹ کلاس یا سیکنڈ) - (۴) سفر کنندہ - (۵) - عمر -

(۶) جنس (مرد، عورت، لڑکا، لڑکی) - (۷) - پورا ٹکٹ یا نصف ٹکٹ -

(۸) ٹرین کا نام جس کی ریزرویشن مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس سفر کو ہر لحاظ سے سب کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان پر

مُوسم کے مطابق پارچات اور بستر ہمراہ لائیں

ہمارا جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ہی ماہ دسمبر کی اُن تاریخوں میں منعقد ہوتا ہے جب کہ ہندوستان کے جنوبی علاقوں کی بہ نسبت شمالی بھارت میں سردی کی لہر اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ مگر اس روحانی اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر احباب چونکہ اس موسم کے عادی نہیں ہوتے اس لئے وہ اس کے مطابق گرم پارچات اور مناسب بستر ہمراہ نہیں لاتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ انتظامیہ کے لئے بھی اتنے وسیع پیمانے پر بستروں کی فراہمی مشکل ہو جاتی ہے۔ اندریں حالات ایسے تمام مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ پنجاب کے موسم کے لحاظ سے گرم پارچات اور بستر (جس میں توشک اور لحاف دونوں شامل ہوں) ضرور اپنے ہمراہ لائیں تا وہ موسم کی شدّت کا مقابلہ کر سکیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی غرض سے جلسہ میں شریک ہونے والے مخلصین کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ "موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں" -

اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کا سفر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اس روحانی اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ :- جماعتوں کے جملہ اُمراء و صدر صاحبان اس اعلان کو اپنی جماعت میں بار بار احباب جماعت کو ذہن نشین کرواتے رہیں -

افسر جلسہ سالانہ قادیان

خریدارانِ مشکوٰۃ متوجہ ہوں

انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ کے موقع پر رسالہ مشکوٰۃ کا خاص نمبر شائع کیا جائے گا۔ اب تک دورانِ سال کے تین شمارے بھجوائے جا چکے ہیں۔ تاحال بعض خریداران کی طرف سے اس سال کا چندہ موصول نہیں ہوا۔ مہربانی فرما کر اوّلین فرصت میں چندہ ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

منیجر مشکوٰۃ قادیان

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ - ۷۳

Modern SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD, CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا بر ورکس

۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ــــ ۳۹

"میں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام ملا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

ــــ پیش کش ــــ

لبرٹی بون مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبّت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس - ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ــــ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23 - 5222
23 - 1652 ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ ڈسٹری بیوٹر

HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HPA

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو وِنگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C. I. T. COLONY
MADRAS - 600004
PHONE No. 76360.

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
P.O. BOX : 4583.
BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/No. 2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ ، فون نمبر ۴۷۱۷۴۳

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "تقویٰ سفرِ آخرت کے لئے بہترین زاد راہ ہے!"
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام :- "خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے"۔ (تقریر ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء)

پیشکش :-
محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

مسلین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی - کالونی -
مدراس - ۴ - ۶۰۰۰۰۰

ارشادِ نبوی ﷺ

مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ

(صحیح بخاری)

ترجمہ :- جو شخص مانگنے سے پرہیز کرے گا اللہ اُسے اُس سے بچائے گا۔ اور جو شخص اپنے غناء پر کفایت کرے گا اللہ اُسے غنی کرے گا!

محتاج دُعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔)

احمل الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے، اس سے بچو!" (کشتی نوح)

پیشکش :-

Royal AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001.
H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE :- PAYANGADI : 12. CANNANORE : 4498.

حیدر آباد میں

فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

ریلائنڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶
ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴/۴/۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!